ہفتہ وار آریہ گزٹ جالندھر

کا

بھجناولی ایڈیشن

بھگتی رس سے بھرپور رسیلے بھجنوں کا انوپم سنگرہ

साप्ताहिक आर्य गजट जालन्धर

का

भजनावली संस्करण

سمپادک

درگا داس شرما

قیمت فی پرچہ ۵۰ نئے

اوم

آنریری سمپادک شری سنت رام اجمانی - مہاتما وشٹھ سوامی

آریہ گزٹ جالندھر بھجناولی ایڈیشن

پھول کچھ ہیں نے چنے ہیں تیرے ارپن کیلئے

منشیہ کا سب سے بڑا ادیش ایشور پراپتی اور ایشوری گنوں کو اپنے اندر دھارن کرنا ہے ایشور ملن ہوتا ہے بشردھا بھگتی سے تدروپوں میں لو لگانے اور محو ہو جانے سے ایشور بھگتی کے کئی پرکار ہیں ان میں ایک سرل اور سردپریہ پرکار ایشور بھجن کیرتن ہے - آدی کال سے رشی منی گیانی دھیانی سنت بھگت جن اور کوی دستاعر اپنی رچناؤں اور کو نیتا اور راگ راگنیوں سے اس کی استتی بھجن کیرتن دوارا کرتے چلے آئے ہیں چرکال سے اچھا تھی یکہ ایشور بھگتی کا انیم اور سرو اُدیہ گلدستہ

(یہ بھجناولی ایڈیشن)

اپنے پریمیوں اور ایشور کے پیاروں کی سیوا میں بھینٹ کریں - اس انوپم گلدستہ میں بیسیوں اُدچیہ پایہ کے کویوں اور شاعروں کے اعلیٰ سے اعلیٰ منوھر رس بھرے اور رسیلے گیت چن کر سجائے گئے ہیں - اور یہ انوپم گلدستہ پربھو چرنوں اور پربھو بھگتوں کے چرنوں میں بھینٹ ہے -

میرا اس میں کچھ نہیں جو کچھ ہے سو تور
ترا تجھ کو سونپتے کچھ نہیں لاگے مور

آپ کا تچھ سیوک
درگا داس
دھنیاد

یگیہ کی آرتی

یگیہ رُوپ پربھو ہمارے بھاو اُجول کیجئے
چھوڑ دیویں چھل کپٹ کو مانسک بل دیجئے
وید کی بولیں رچائیں ستیہ کو دھارن کریں
ہرش میں ہوں مگن سارے شوک ساگر سے تریں
اشومیدھ آدک رچائیں یگیہ پر اُپکار کو
دھرم مریادا چلا کر لابھ دیں سنسار کو
نِتیہ شردھا بھگتی سے یگیہ آدی ہم کرتے رہیں
روگ پیڑت وشو کے سنتاپ سب ہرتے رہیں
کامنا مٹ جائے من سے پاپ اتیاچار کی
بھاونائیں پورن ہوویں یگیہ سے نرنار کی
لابھکاری ہو ہون ہر پران دھاری کیلئے
وایو جل سرد تر ہوں شُبھ گندھ کو دھارن کئے
سوارتھ بھاؤ مٹے ہمارا پریم پتھ وستار ہو
اِدن مم کا سارتھک پرتیک میں ویوہار ہو
ہاتھ جوڑ جھکائے مستک بندنا ہم کر رہے
ناتھ کرونا رُوپ کرونا آپ کی سب پر رہے

بھجن نمبر ۲

جے جے پتا پرم آنند داتا
جگت آدی کارن مُکتی پردا تا
اننت اَور انادی وشیش ہیں تیرے
سرشٹی کا سرشٹا تو دھرتا سنگھاتا
سوکشم سے سوکشم تو ہے ستھول اتنا
کہ جس میں یہ برہمانڈ سارا سماتا
میں لالت و پالت ہوں تیری سنیہہ کا
یہ پراکرت سمبندھ ہے تجھ سے ناتا
کرو شُدھ نرمل میرے آتما کو
کروں میں وِنے نِتیہ سائنگ و پراتا

ہٹاؤ میرے بھے سب آواگمن کے — پھر دل نہ جنم پاتا اور بلبلاتا
بنا تیرے ہے کون دین کا بندھو — کہ جس کو میں اپنی اوستھا سناتا
ایسا رس پلاؤ کرپا کر کے مجھ کو — رہوں سروداتیری کیرتی کو گاتا

بھجن نمبر ۳

ٹیک :- تیرو نام اومکار ۔ کون پا سکے ہے پار
مہا منیش گئے ہار ۔ گاتے گاتے دھیائے دھیائے ۔ تیرو نام...

ست چیت آنند سوروپ — پنار نگ نہت تو روپ
تو انوپ جگت بھوپ — نرادکار نردکار ۔ تیرو نام...
اجر امر ننتیہ ابھے — شدھ بدھ منگل سہے
تو ابھید تو اچھید — سوئم پریم اکھنڈ اکھے
تول منگھ کہے اپکار — تو اپار تو اپار ۔ تیرو نام...
سرو شاستر کہت وید
کون کہہ سکے وستار ۔ تیرو نام...

بھجن نمبر ۴

۱۔ پتو مات سہائک سوامی سکھا تم ہی اک ناتھ ہمارے ہو
جن کے کچھ اور آدھار نہیں ۔ ان کے تم ہی رکھوارے ہو
۲۔ سب بھانتی تم ہی سکھدائک ہو ۔ دکھ دُرگن ناشن ہارے ہو
پرتی پال کرو سگرے جگ کو اتی شے کرونا ادھارے ہو
۳۔ بھولے ہیں ہم ہی تم کو تم تو ہمری سدھ نا ہیں بسارے ہو
اپکارن کو کچھ انت نہیں ۔ چھن ہی چھن جو وستارے ہو
۴۔ مہاراج مہا مہما تمری ۔ سمجھے ورلے بدھ وارے ہو
شبھ شانتی نکیتن پریم ندھے ۔ من مندر کے اجیارے ہو
۵۔ یہی جیون کے تم جیون ہو ۔ ان پرانن کے تم پیارے ہو
تم سوں پربھو پائے پرتاپ ہری کہہ کے اب اور سہارے ہو

بھجن نمبر ۵

اَب سونپ دیا اِس جیون کا سب بھار تمہارے ہاتھوں میں
ہے جیت تمہارے ہاتھوں میں ہے ہار تمہارے ہاتھوں میں
میرا نشچیہ ہے ایک یہی اِک بار تمہیں پا جاؤں میں
اَرپن کر دوں جگتی بھر کا سب پیار تمہارے ہاتھوں میں۔ اب سونپ ...
یا تو میں جگ سے دُور رہوں اور جگ میں رہوں تو ایسے رہوں
اِس پار تمہارے ہاتھوں میں۔ اُس پار تمہارے ہاتھوں میں۔ اب سونپ ...
یدی مانش ہی مجھے جنم ملے۔ تب تو چرنوں کا پجاری ہوؤں
مجھ پوجک کی اِک اِک رگ کا۔ ہو تار تمہارے ہاتھوں میں۔ اب ......
جب جب سنسار کا بندی بن۔ دربار میں تیرے آؤں میں
ہو میرے پاپوں کا نِرنے۔ سرکار تمہارے ہاتھوں میں۔ اب ......
مجھ میں تجھ میں ہے بھید یہی۔ میں نر ہوں تو نارائن ہے
میں ہوں سنسار کے ہاتھوں میں سنسار تمہارے ہاتھوں میں۔ اب ......

بھجن نمبر ۶

ناتھ تو نے کبھی سمرن نہیں کینا

نہیں شردھا بھگتی من اُپجی | دھرم کرم سے ہینا
کیا کچھ لے تیرے در آؤں | من متی مند ملینا
نند امود کریں نر ناری | یہ کلنک مکھ لینا
سادھو ستو نوزاد یدگیان جو | بھول کبھی نہ چینا
لیت سو اس جیسی کھال پران بن | ایسی بودھ ہمرو جینا
پریت دردوہ سداہن سو جھوٹ | یہ ہم ایکا لہ دہینا
بیت گئی اب کیا بن آئے | پوڑو دھیان نہ دینا
منگل دیو اب جو ...

بھجن نمبر ۷

چاہے کتنا دُکھ گھنا ہو۔ تیری یاد بھلاؤں نہ
سنکٹ آویں چاہے کتنے۔ میں ہرگز گھبراؤں نہ

تیاگ کروں نہ جیون پتھ کو ہانک نہ دوں ٹیڑھا تن رتھ کو
اندری اشو دُپ ہیں چنچل ۔ میں سرپٹ دوڑاؤں نہ ۔ چاہے کتنا....

ہو کر شدھ جہا برت دھاروں جھوٹ سے کسی کا مال نہ ماروں
اپنے سب کرموں کے اندر۔ میں تجھ کو بسراؤں نہ ۔ چاہے کتنا....

اونچے دل و چار بڑھاؤں وید کے امرت جل میں نہاؤں
چھوڑ کے رشیوں کے مارگ کو۔ کبھی کمارگ جاؤں نہ۔ چاہے کتنا....

سُن اے برن کے پریتم پیارے تو نے پتت کئی اُدھارے
کر تو کرپا مجھ پر ایسی ۔ میں اب نیچے جاؤں نہ چاہے کتنا....

بھجن نمبر ۸

ساتھی سارے جگے تو نہ جاگا

ویلا امرت گیا ۔ آلسی سو رہا بن ابھاگا ۔ ساتھی سارے جگے تو نہ جاگا
بھر رہے جھولیاں بھاگ والے کتنے بھگتوں نے جیون سنبھالے
رنگ راجہ بنے ۔ بھگتی رس میں سنے کشٹ بھاگا۔ ساتھی....

کرم اتم بھلے نرتن جو پایا آلسی بن کے ہیرا گنوایا
مت الٹی ہو گئی تھی ۔ کر کے اپنی کشتی ۔ چولا تیاگا ۔ ساتھی....

دھرم مارگ کو دیکھا نہ بھالا ویلا امرت گیا نہ سنبھالا
سودا گھاٹے کا کر ۔ ہاتھ ماتھے پہ دھر ۔ رونے لاگا ۔ ساتھی....

پرانی کچھ بھی نہ تو نے وچارا سر سے رشیوں کا رِن نہ اُتارا
ہنس کا روپ تھا ۔ پانی گدلا کیا ۔ بن کے کاگا ۔ ساتھی....

بھجن نمبر ۹

تیری یاد جب سے بھلائی پربھو ہے

تیری یاد جب سے بھلائی پربھو ہے — مصیبت اسی دن سے آئی پربھو ہے
جنہیں میں سمجھتا تھا ہیں میرے ساتھی — پتہ چل گیا غلطی کھائی پربھو ہے
میں بے چین بیاکل مصیبت زدہ ہوں — تو ہی ایک میرا سہائی پربھو ہے
سوا تیرے ہے کون میری سنے جو — یہ دنیا میری آزمائی پربھو ہے
جو سنتا ہے سب کی وہ میری سنے گا — تیرے در پہ دھونی رمائی پربھو ہے

نہیں ویش کا ساتھی دنیا میں کوئی
تیرے آگے جھولی پھیلائی پربھو ہے

بھجن نمبر ۱۰

پربھو تیری شرن کی اوٹ گہی

دشین میں سکھ ڈھونڈن نکسا — سمجھا سورگ یہی
پر اُن کا پرینام یہ نکلا — دُکھ کی مار سہی پربھو....
راجا دیکھے رانا دیکھے — جن کی بہت کہی
روپ وان ۔ گن وان نے بھی نہ — سکھ کی بات کہی ۔ پربھو تیری....
آشا نام ندی ہے یہ جگ — ترشنا دھار بہی
برہم ناؤ کو جس نے چھوڑا — ڈوبا بیچ منجھی ۔ پربھو تیری....
تو سکھ دھام مکتی کا داتا — سچا بندھو تو ہی ۔
دشوانا تھ پربھو شرن میں آ کر — رتے بھگت کئی ۔ پربھو تیری....

بھجن نمبر ۱۱

ٹیک :۔ تیرے پوجن کو بھگوان — بنا من مندر عالیشان
کس نے دیکھی تیری صورت — کون بنا دے تیری مورت؟

تو ہے تراتا کا بھگوان — بنا من مندر......
یہ سنسار ہے تیرا مندر — تو فرما ہے اس کے اندر
دھرتے رشی منی سب دھیان — بنا من.........
ساگر تیری شان بتاوے — پربت تیری شوبھا گاوے
ہارے رشی منی سب آن — بنا من.........
کس نے جانی تیری مایا — کس نے بھید تمہارو پایا
تیرا روپ انوپ مہان — بنا من.........
تو نے راجہ رنک بنائے — تو نے بھکشک راج بٹھائے
تیری لیلا ایش مہان — بنا من.........

بھجن نمبر ۱۲

تیرا پار کسی نے پایا نہیں — تو درشٹ کسی کی آیا نہیں تیرا پار....
نہ کوئی خاص مقام تمہارا — جدھر کدھر تیرا چمکارا
بن ناڑی کے بند قش ہے نیارا — مات پت اشٹ جایا نہیں تیرا پار....
بن ہاتھوں کے جگت بنایا — پات پات میں آپ سمایا
نانا ودھ پھل پھول اپجایا — تجھ کو کسی نے بنایا نہیں تیرا پار....
اننت اپار ویدوں نے گایا — کھنتہ دیکھ جگت تیری مایا
جو بھگت تیرے در پہ آیا — اس کو پرے ہٹایا نہیں تیرا پار...

بھجن نمبر ۱۳

انکھیاں پربھو درشن کی پیاسی

دیکھن چاہت اس رس ندی کو — نند نہ رہت اداسی
پات پات میں جن کی لیلا — بھگت ہردیہ کے باسی
جن کے پریم پھند میں پھنس کر — چھوٹ جائے یم پھانسی
انکھیاں پربھو درشن کی پیاسی

بھجن نمبر ۱۴

تم کو لاج ہمری

جانت ہو تم انتریامی
جو مجھ ماہیں بھری تم کو۔۔۔
میرے اوگن ناہیں وچارو
کرونا درشٹ کری
کہوں اور کچھ اور کماؤں
تجھ سے ٹھگی کری
انی پرپنچ کی پوٹ باندھ کر
اپنے سیس دھری
لیجے پار اتار دین کو
بھو میری نائو پڑی تم کو۔۔۔۔

بھجن نمبر ۱۵

بھگوان تمہارے چرنوں میں

بھگوان تمہارے چرنوں میں
ملتا ہے سچا سکھ کیول
میرا جیون مجھ پر بھار بنے
یدی دیری سب سنسار بنے
رہے دھیان تمہارے چرنوں میں بھگوان۔۔۔
چاہے موت گلے کا ہار بنے
چاہے چاروں طرف اندھیرا ہو
کہیں شکت سے آگے پھیرا ہو
رہے دھیان تمہارے چرنوں میں بھگوان۔۔۔
پرچت نہ ڈگ مگ میرا ہو
چاہے کانٹوں پر بھی چلنا ہو
کہیں اگنی پر بھی تپنا میں جلنا ہو
رہے دھیان۔۔۔۔۔۔ بھگوان۔۔
چاہے چھوڑ کے دیش نکلنا ہو
بھگوان تمہارے چرنوں میں
ملتا ہے سچا سکھ کیول

بھجن نمبر ۱۶

پربھو کی بھگتی سر دہا کا سوبھ کوئی بتا دیوے
انہیں بس بدھ بجھاؤں میں مجھے کوئی بتا دیوے
سدا پھل پھول کیسے رہتا
جگت ردی جس مدد سے کرتا
کبھی گن روپ میں آ تم سے مجھے کوئی بتا دیوے

انہیں سے میں بچھڑ کر کے — بہت کھو لی بھٹک پھرتی
ترس کھا کب مجھے جلدی — انہیں کوئی ملا دیوے
سدا ہت وہ کریں مجھ سے — مجھے ہت بدھی نہیں آتی
امرت ہت بھگتی شردھا کا مجھے کوئی پلا دیوے

بھجن نمبر ۱۷

سُن من ہت کی بات سناؤں
نت وشیوں کی سوچ کرے تو — یہ پیڑیں یہ کھاؤں
یہ جھانکوں یہ تان سُنوں — یہ سُگندھ لپٹاؤں
کبھی نہ سوچا مورکھ تو نے — کام کسی کے آؤں
اِن ہاتھوں سے کسی دُکھی کا — کچھ تو درد مٹاؤں
لے کرپان رن ساج سنواروں — کچھ جوہر دکھلاؤں
اور نہیں تو آنسو تک ہی — پونچھ کسی کے آؤں
ڈھور مرے سوچے بن جُوتنا — جگ کے پیر بچاؤں
جیتے جی کر لے کچھ کرنی — بار بار سناؤں
کہیں نہ رو دے اب بیتے دن — کیسے پھیر بلاؤں
بن مانگے سب رس پاوے — تم کو راہ بتاؤں
پربھو بھجن وہ کلپ برکش ہے — جس سے سب پھل پاؤں سن سن....

پرارتھنا نمبر ۱۸

ہے پربھو ہم سرو داکلیان کے پتھ پر چلیں
کیجئے درشٹ اشکھوں کی دِگھن بادھائیں ٹلیں
سورج سم ہو دیں تپسوی چندر سے شیتل بنیں
کام آئیں دوسروں کے۔ دُکھ دُکھیوں کے ہریں
دانی اور گیانی اہنسک کی سدا سنگت کریں

دیو تیرے ہوں آپاسک دھیان نت تیرا دھریں

بھجن نمبر ۱۹

اشرن شرن کرپا کا دھام
ایک سہارا تیرو نام
کیسی سندر سرشٹ بنائی
چندر سوریہ سبھی جیوتی جگائی
بہت ویلکشن دائیہ بہائی
ایک سے ایک ویلکشن کام
ایک سہارا تیرو نام

سندر سرس سرجی کر پانی
امرت ان کھائیں سب پرانی
گن گادیں گیانی اور دھیانی
بھجیں نرنتر آٹھوں یام۔ ایک...
پتہ پتہ رنگ روپ نرالا
پشپ پشپ میں گندھ وشالا
پھل پھل پر تھک پریم رس پیالہ
لیلا تیری للت للام۔ ایک...
آپ امر ست پتھ کے گامی
ہیں ہوں اثر کمارگ کامی
ایک نام کے دونوں نامی
ہیں گن رہت آپ گن دھام۔ ایک...

بھجن نمبر ۲۰

ہے جگت پتا! ہے جگت پربھو۔ مجھے اپنے نام کا دان دے
تجھے اپنے من میں دیکھ لوں۔ وہ گیان دے وہ دھیان دے

مرے من میں تیرا ہی رنگ ہو۔
میری گنگ ہیں یہ ترنگ ہو
میری کام اور کرودھ سے جنگ ہو
مجھے لوبھ موہ سے امان دے
تیری دیدبانی پڑھا کروں
تیرا ادم نام جپا کروں
تیرا سام گان سنا کروں
یہی سوچ دے۔ یہی گیان دے
پربھو تیری بھگتی کا بل ملے
مجھے دیر بھگتی پر تو ملے
جو ملے وچار اٹل ملے
مجھے ایسی اونچی اڑان دے
میرا اسرل شدھ دیوہار ہو
مجھے ویر بھاؤ سے پیار ہو
میرا ہر کسی سے پیار ہو
مجھے ایسا پریم مہان دے

میں شہید من کو منا سکوں۔ میں کسی کے کام بھی آسکوں
میں کسی کو اپنا بنا سکوں۔ مجھے ایسی مدھر زبان دے

بھجن نمبر ۲۱

مجھے اپنے پریم کا سوز دے۔ ذرا چین دے نہ قرار دے
رکھے بے قرار جو روز و شب۔ وہی پریم دے وہی پیار دے
یہاں مالش مدرا کا ذکر کیا۔ ہو تمیز بھکش ابھکش کی
مجھے ہر برائی سے دور رکھ۔ میری عادتوں کو سدھار دے
لگے چوٹ دل پہ کسی کے گر۔ تو تڑپ اُٹھے میرا جگر
میرے دل میں جذبہ ہو اُنس کا۔ مجھے ساری دنیا سے پیار دے
مجھے ہوش آئے نہ عمر بھر۔ رہوں دین دنیا سے بے خبر
جو چڑھے تو چڑھ کے نہ ختم ہو۔ وہی نشہ دے وہ خمار دے
میرے دل میں تیرا ہی نام ہو۔ یہی دھن ہو اک ہی کام ہو
یونہی صبح ہو۔ یونہی شام ہو۔ مجھے زندہ رکھ یونہی مار دے
مجھے رنج دے مجھے درد دے۔ مجھے سوز دے اور گداز دے
چڑھے سر فروشِ وطن جہاں۔ وہی مجھ کو تختۂ دار دے
دیانند سا ہو مہا ولی۔ کوئی پیدا بھارت میں آج پھر
جو جگائے قوم کے مرد و زن۔ جو وطن کی بگڑی سنوار دے

بھجن نمبر ۲۲

جنم جنم کا دکھیا پرانی آیا شرن تمہاری پربھو جی آیا شرن تمہاری
قدم قدم پر ٹھوکر مصیبت سر پہ دنیا بھاری آیا شرن . . . .
اُٹھی ہے چاروں اور اندھیری مجھے نہ دیکھ سویرا میرے جیون کی کٹیا میں چھائے نہ کبھی اندھیرا
تیز ہوا سے اسے بچا کر کرنا تم رکھوالی۔ آیا
دھر و نئی مجھ کو دینا دیر انمینو کی شکتی دینا

دیر کرن سا مجھے ستانا — دنیا ہیں بن کاری۔ آیا . . . . .
میرے سارے سنکٹ ہرنا — شرناگت کی رکھشا کرنا
تم بن میرا اس دنیا ہیں — کوئی نہیں ہتکاری۔ آیا . . . . .

بھجن نمبر ۲۳

ایشور فقط تمہیں ہو۔ دکھ کے مٹانے والے
سورج زمیں ستارے سب آسرے تمہارے
ہر جا تمہیں ہو حاضر۔ سب پر تمہیں ہو قادر
دریا پہاڑ جنگل۔ ہر جا تمہارا جلوہ
مسجد نہ گوردوارے۔ مندر نہ شو دوارے
مالا نو ہاتھ ہیں ہے۔ دل ڈانواڈول ہے
جھوٹے شکھوں میں پھنس کر بھولے تمہاری مہما
در چھوڑ کر تمہارا کس در پہ جا کے مانگوں

آؤ مگن جھمر ا کر۔ مکتی دلانے والے
سارے نظام شمسی۔ تم ہو چلانے والے
چھوٹے سے ذرے میں بھی تم ہو سمانے والے
ناداں ہوئے تمہاری مورت بنانے والے
تم کو کہاں ہیں پاتے کاشی کو جانے والے
پائیں کیا خاک تم کو۔ یہ خاک اڑانے والے
تم سے الگ پڑے ہیں۔ تم کو اٹھانے والے
ہیں شاہ راجہ تم سے رتنوں کو پانے والے

سب سے الگ ہو مضطر حاضر تمہارے در پر
کرپا کی درشٹی کیجے۔ تم ہو بچانے والے

بھجن نمبر ۲۴

(راگنی جوگیا تین تال)

جو ہری گیت پریت سے گائے — تس کے شوک نکٹ نہیں آئے
سدھا سرس تو چرتر منوہر من کا تاپ بجھائے
ہے پربھو ہم اتی ادلشک ہو کر۔ تو چرنوں میں آئے
منگل داتا پریم پر داتا۔ تو نے نام دھرائے
مانگ رہا دوارے پہ یاچک۔ اب کیوں دیر لگائے؟
دشیوں سے اپرام رہوں نت۔ بھگتی ہردے میں چھائے
دیو ستائز کا یا کلپ ایز جیند سنتے سکل مٹائے

بھجن نمبر ۲۵

بھگت جیون کا مزہ جگدیش گن گانے میں ہے
ایش بھگتی میں سراپا مست ہو جانے میں ہے
تار ہائے سازِ دل پہ نغمۂ وحدت الاپ
رازِ لذت کہیں قلب ایشور بھجن گانے میں ہے
طالبِ دیدار ہے۔ تو دل کے آئینہ میں دیکھ
نہ وہ مسجد میں نہ گرجے میں نہ بتخانے میں ہے
آسرا بھگوان کا ہے۔ اس سے رو گرداں نہ ہو
رُد بھٹکنے میں کچھ نہیں ہے۔ لاکھ من بجانے میں ہے
عارضی لذاتِ دنیا کی پہ کیوں بھولا ہے تو
دائمی آنند راحت موکش پد پانے میں ہے
جام دِ ساقی یہ پی کر دے جو متوالا تجھے
وہ مئے پر کیف اس ساقی کے پیمانے میں ہے

وجد کا عالم ہے طاری۔ بیخودی چھائی ہوئی
کتنا میٹھا رس بھرا طالب تیرے گانے میں ہے

بھجن نمبر ۲۶

دینا بندھو تیرے کولوں ایہو در منگدا

شال دو شالہ بھاویں کھدر دا ویس ہووے
دیش وِچ ہوواں چاہے بیشک پردیش ہووے
ویلا نہ کھنجاواں پربھو تیرے ست سنگ دا
دینا بندھو ....
دیہہ اروگ ہووے۔ چاہے کوئی روگ ہووے
ہرش وچ ہوواں چاہے سینوں شوک ہووے
پریم پیالہ پیواں بھگتی دے رنگ دا
دینا بندھو ....
دشٹیاں توں دور کرو۔ اور کرو دینا بھی
دُرگن ہمارے دُور کرو دن۔ رین دی ملیتا بھی
جنم مرن دھار پربھو مجھ متی مند دا
دینا بندھو ....
ست چت تو آنند میں ہوں متی موڑھ مند
دور کلیش کرو۔ کاٹو میرے سارے پھند
رنگ چڑھاؤ پربھو بھگتی دے رنگ دا
دینا بندھو ....

بھجن نمبر ۲۷

ہے پربھو مجھ کو بھگتی کا در دے دیجئے
جو چھپے تیرے در پردہ سر دے دیجئے
ذرے ذرے کے اندر چھپے دیکھ لوں
مجھ کو ایسا دلِ با خبر دے دیجئے

میری پرواز عرشِ بریں تک رہے — طائرِ فکر کو بال و پر دیجیے
کو ہسار دل میں برق تپاں دیکھ لوں — نکتہ رس ایسا ذوقِ نظر دیجیے
میرے نالوں کو کچھ تو رسائی ملے — میری آہوں میں کچھ تو اثر دیجیے
جھولی پھیلا رہا ہے دل تیرے سامنے — اس کو پریم اور شکتی سے بھر دیجیے

جو مصیبت میں بھی شاد و خرم رہے
ایسا دل ایسا مجھ کو جگر دیجیے

بھجن نمبر ۲۸ (سٹپے)

ایشور کو دھیایا کریں — جنم یہ سپھل ہو وے۔ شبھ کرم کمایا کریں
پاکھنڈ مٹا ڈالیں — ساری دنیا کو ہم۔ آریہ بنا ڈالیں
ہم پرسپر پریم کریں — دیش کی اُنتی ہو۔ نہ دویش کسی سے کریں
سنگھٹن میں طاقت ہے — دنیا کو دکھلا دیں۔ یہ ایک صداقت ہے
وید دل سے پیار کریں — ست سنگ نت کر کے۔ جیون کا سدھار کریں

بھجن نمبر ۲۹

ہر جگہ موجود ہے پر وہ نظر آتا نہیں — یوگ سادھن کے بنا اس کو کوئی پاتا نہیں
مرنے اور جینے کے بندھن سے بری ہے وہ سدا — اس کا تو کوئی بھی سُت دارا پتا ماتا نہیں
گمان دو یا سے اگر کچھ لابھ ہے مدِ نظر — پھر جگت سوامی کے تو گُن وادیوں گاتا نہیں
جو جگت کرتا کی سرن میں آگیا ہے بالتا — کوئی بھی دُکھ درد اس کو شکل دکھلاتا نہیں
رکھی کہ جس نے چھوڑا کجروی کی اعتبار — منزلِ مقصود پر اُس کا قدم جاتا نہیں
مستحق کے حق دبا لینے کی عادت جس نے کی — کون ہے جو پیچ و تاب غم سے گھبراتا نہیں
ہے سمجھ جن کو وہ ان کو جانتے ہیں کم سمجھ — جو یہ کہتے ہیں کوئی کرموں کا پھل داتا نہیں
کچھ کبھی پر اپکار ہیں ہوتی نہیں بخشے سے مدد — عنیف اپنے دل میں تو اے عرفؔ شرماتا نہیں

ہر جگہ موجود ہے پر وہ نظر آتا نہیں
یوگ سادھن . . . .

بھجن نمبر ۳۰

عجیب یہ آپ کی چھب ہے بھلا شوبھا کیا گاؤں میں
نہیں سمرتھ کچھ مجھ میں جو یہ چرچا سناؤں میں
یہ جھوٹا تو ہے سو کھشم ہی۔ تمہارا گُن ہے ساگر سم
نہیں شکتی کوئی بھگون۔ کہ جس سے پار پاؤں میں
تمہارے روپ کا درشن پربھو! کچھ ہو نہیں سکتا
تمہارا نام لیتے ہی۔ نہ کیول سر کو جھکاؤں میں
تمہیں مالک تمہیں خالق تمہیں کرتا تمہیں ہرتا
تمہیں سرد مختصر ہے تو پھر کس کو دھیاؤں میں
تم اپنے نام ماتر سے ہی سب پر ریجھ جاتے ہو
امر ہے کونسی وستو تمہیں جس سے ریجھاؤں میں

بھجن نمبر ۳۱

اک بار اِس من مورکھ نوں۔ کوئی آکر کے سمجھا جاندا۔
چھڈ دیندا راہ ادلڑے نوں۔ کوئی پریم دے مارگ پا جاندا

من پاپی بہت ستاندا اے
چھڈ راہ کو لڑے جاندا اے
وِچ وشیاں دے بھرماندا اے
وِیچ کھنڈ دے زہر کھوا جاندا۔ اِک...
اِس من دا اِو کھا چلا اے
باہروں چٹّا اندر دل کالا اے
بنے ناگ زہر دا پیالہ اے
بھرما کے ڈھنگ چلا جاندا۔ اِک۔
اِس من نوں جس نے جیتا اے
اُس جگ سارا جیت لیتا اے
اُس پریم پیالہ پیتا اے
مُکتی ہو گتی پھل اوہ پا جاندا۔ اِک۔

بھجن نمبر ۳۲

اوم ہے جیون ہمارا۔ اوم پرانا دھار ہے
اوم ہے کرتا و دھاتا۔ اوم پالن ہار ہے
اوم ہے دُکھ کا دناشک۔ اوم سرد آنند ہے
اوم ہے بل تیج دھاری۔ اوم کرنا کند ہے
اوم سب کا پوجیہ ہے۔ ہم اوم کا پوجن کریں
اوم ہی کے دھیان سے ہم شدھ اپنا من کریں
اوم کا گورو منتر جپنے سے رہیگا شدھ من
بدھی پرتی دن ہوگی اُجّل دھرم میں ہوگی مگن
اوم جپنے سے ہمارا گیان بڑھتا جائیگا
اوم کا ہی جاپ ہم کو موکش تک پہنچائیگا

بھجن نمبر ۳۳

تیرا جلوہ نظر آتا ہے گلشن کی فضاؤں میں
ترانے تیرے سنتا ہوں میں چشموں کی صداؤں میں

نظر آتی ہے نیرنگ مجھے دولت جہاں بھر کی
جھکا دیتا ہوں اپنے سر کو جب میں تیرے پاؤں میں

دکھوں میں روح تیرے نام سے تسکین پاتی ہے
تجلی تیری آتا ہے نظر غم کی گھٹاؤں میں

تیری رحمت میں جو اک جوش پیدا کر ہی دیتا ہے
کچھ ایسا اثر پنہاں ہے دکھی دل کی دعاؤں میں

بہت مدت سے اپنا سر جھکا کے ہاتھ پھیلائے
کھڑا ہے اکبر بھی داتا تیرے در کے گداؤں میں

بھجن نمبر ۳۴

ہری ہر سمایا ہے ہریالیوں میں
وہی جھومتا ہے جھکی ڈالیوں میں

بہار اور رس گھر رہی ہیں جلوے
وہی نگر جیت لے ہے نکہت کلیوں میں

تعجب ہے اک گرم ہے اک ٹھنڈی
تماشہ ہے دو نور کی تھالیوں میں

یہ کس سنگدل نے جلا ڈالا گلشن
ہے ماتم بپا باغ کے مالیوں میں

انہیں لطف آتا ہے ظلم و ستم میں
مزا ہم کو آتا ہے پامالیوں میں

قدم چومتے ہیں جو خوشحالیوں میں
نہیں بات کرتے وہ کنگالیوں میں

پر کھو لے انہیں ہوئی ہے دل جیسی دولت
جیسے جھنکتے پھرتے ہیں نالیوں میں

مسافر کی باتیں بڑے کام کی ہیں
اڑانا نہ ان کو فقط تالیوں میں

بھجن نمبر ۳۵

ہم جام شہادت پیتے ہیں۔ آ تو بھی پی مستانوں سے
وہ موجیں مے کیا ڈرتے ہیں جو بھڑ جائیں طوفانوں سے

ہم درس رفاقت دیتے ہیں کچھ سیکھو رشی سنتانوں سے
یہ ست ارتھ پرکاش دیپ بجھ سکتا نہیں افغانوں سے

آؤ تم مل بیٹھیں چھوڑیں نفرت افسانوں سے
تیرا انگ غلاموں سے ہم جام شہادت ......

بھجن نمبر ۳۶

وہ مُردہ ہے جو سودا بھائی نہیں ہے
جس انساں کی آنکھوں میں پانی نہیں ہے

ودھاتا میری قوم کو ہو گیا کیا ؟
یہ زندہ ہے گو زندگانی نہیں ہے

اُٹھے تو اُٹھ گئے وہ قوم جس کے
جوانوں میں جوشِ جوانی نہیں ہے

لگاتے ہیں ہر ایک کی جے کے نعرے
کسی کی کوئی بات مانی نہیں ہے

اٹھیں ہم تو طوفان سب اٹھیں گے
ابھی ہم نے اٹھنے کی ٹھانی نہیں ہے

مٹا فکر تو مرنے جینے کا کھٹکا
امر ہے امر ہے تو فانی نہیں ہے

بھجن نمبر ۳۷

ویدکی بنسی ہاتھ میں لے کر مہرشی نے جگ گیت سنائے
تلب جہاں پہ چھا گئی مستی جھوم اٹھے سب اپنے پرائے ویدکی بنسی....

کوئی زبان پہ لاتے نہ لائے
مہرشی مہما گاتے نہ گائے

دل سے اگر سب مان چکے ہیں
ڈوگی نے جو اپکار کمائے

ویدکی بنسی ہاتھ میں..........

وید لئے آیا برہمچاری
الشن آیا سک پر اُپکاری

بار بار جاؤں بلہاری
ایک بار پھر بھارت آ سئے

ویدکی بنسی ہاتھ میں..........

بھجن نمبر ۳۸

آریہ وہ کیا جو راستی کی راہ پر نہ مر سکے
آریہ وہ کیا جو کشٹ اور کلیش کو نہ جر سکے۔ آریہ...

سینہ سپر نہ ہو سکے بلاؤں کے مقابلے
جنجالوں کے مقابلے

آریہ وہ کیا جو اپنا سر ہتھیلی پر نہ دھر سکے۔ آریہ وہ....
دوڑ سکے رسینے ولے کی کیا زندگی
کیا زندگی۔

وہ زندگی کیا زندگی۔ خطروں اور آفتوں کا جو مقابلہ نہ کر سکے۔ آریہ وہ کیا ...

بھجن نمبر ۳۹

اے دنیا بتا اس سے بڑھ کر پھر اور حقیقت کیا ہوگی؟
جاں دے دی تلاشِ حق کیلئے پھر اور عبادت کیا ہوگی؟
یوں تو ہر رات کی تاریکی دیتی ہے پیام اجالے کا
جس سے یہ جہاں پرنور ہوا۔ اُس رات کی قیمت کیا ہوگی؟
زہر بھی پلائیں اپنوں نے خنجر بھی چلائے اپنوں نے
اپنوں کے یہ احساں کیا کم ہیں۔ غیروں سے شکایت کیا ہوگی؟
اوروں کے لئے مرنے والے مر کر بھی ہمیشہ جیتے ہیں
جس موت سے دنیا پیار کرے۔ اُس موت کی عظمت کیا ہوگی؟
صدیوں کی خزاں کے بعد کھلا اک پھول اُسے بھی توڑ دیا
کلیوں کے مسلنے والوں سے پھولوں کی حفاظت کیا ہوگی؟

بھجن نمبر ۴۰

تو ہی اشٹ میرا تو ہی دیوتا ہے۔ تو ہی میرا بندھو پتا تو پتا ہے
نہیں ہے کوئی چاہنا اور دل میں۔ تجھے چاہتا ہوں یہی چاہنا ہے
عبث ڈھونڈتا پھر رہا ہے زمانہ۔ تو دل میں ہے اور درد دل کی دوا ہے
جہالت سے ہم تجھ کو دیکھیں نہ دیکھیں۔ مگر تو ہمیں ہر گھڑی دیکھتا ہے
بہت کوششیں کیں بہت سر کھپایا۔ سمجھ میں نہ آیا کہ سنسار کیا ہے
جوانو! جوانی میں کچھ کام کر لو۔ سمجھتے ہو جس کو جوانی ہوا ہے
خدا کیا ہے اکبر سے پوچھا کسی نے۔ وہ بولا خدا اور کیا ہے خدا ہے
پتہ پیتا اپنا تیرا دے رہا ہے۔ سراسر غلط ہے کہ تو لاپتہ ہے
مسافر ذرا اس مسافر سے پوچھو۔ کہاں سے چلا ہے کدھر جا رہا ہے

بھجن نمبر ۱ا

ٹیک دیا میئے دین بندھو بھگوان

مہاں ترپت اس آریہ جاتی کا ہیگ کرو کلیان۔ دیامیئے۔۔۔

برہم ورچس ہوں دیو یہاں کے کشتری ہوں بلوان
ویش دھنی ہوں اور دانی ہوں بھا مانت دھمان۔ دیامیئے۔۔۔۔
شودر کریں سیوا برت دھارن رکھیں دھرم کا دھیان
مل جل کر سب رہیں پریم سے ہو دیو سمتی کا دان۔ دیامیئے۔۔۔۔
چھتر سال پرتاپ شوا کی پھر ہو ہم میں شان
دیش دھرم کی خاطر کردیں جیون تک بلیدان۔ دیامیئے۔۔۔۔
نربھئے ہو کر جیئیں جگت میں ہمیں نہ کبھی اپمان
ست مارگ دو دکھا پتھک کو دے کر اپنا گیان۔ دیامیئے۔۔۔۔

بھجن نمبر ۲ا

ہے اُونچا وید گیان سبھی سے اُونچا

ایشور دی اسے بانی کہئے اس میں نرمل گیان سبھی سے اُونچا
سب وِدیا کا یہی خزانہ سب سکھوں کی کھان سبھی سے اُونچا
اُوی سرشٹی میں ایشور نے وید گیان دیا دان سبھی سے اُونچا
سکل جگت کے نیتر مانو رشیوں کا یہ پران سبھی سے اُونچا
پڑھنے سننے اور منن سے ہو جیون کا کلیان سبھی سے اُونچا
جے چاہو تم جنم سدھارا وید امرت کرو پان سبھی سے اُونچا

بھجن نمبر ۳ا

پرماتما کال ہے لطف بہار لیے بندے اور اُلٹے کے نام پر کھو بار بار لیے بندے
تو اس طرح سے گنوا عمر کے پربھو کی یاد میں گھڑیاں گزار لے بندے

ہمارا عمر دو روزہ کا اعتبار نہیں تو اپنی بگڑی دشا کو سنوار لے بندے
اسی کے نور سے روشن ہیں چاند اور سورج
اسی کو ہر مدد تو پکار لے بندے

بھجن نمبر ۴۴

لاج کو لاج لگے

اپنی دیکھ کہانی مجھ سے اپنا آپ بھگے

ہیں کرنی کچھ نا ہیں کیتی۔ تم سب سے ہو سگے ‏ ‏ نہ جانے میری کٹیا کے کیسے بھاگ جگے۔۔۔
دیا دھنی تم میرے سوامی آپ رہے آ لگے ‏ ‏ پتت جان موہے آئے اُبارن پتت ہو رنجھ پگے۔۔۔

بھجن نمبر ۴۵

دجئی وشو ادھرم کا پیارا
سدا شکتی برسانے والا
ویرولوں کو ہرشانے والا
اس جھنڈے کے نیچے نربھے
کانپے شترو دیکھ کے سن میں
آؤ پیارے ویرو آؤ!
ایک ساتھ سب مل کر گاؤ!
اس کی شان نہ جانے پائے
وشو وجے کر کے دکھلائیں

جھنڈا اونچا رہے ہمارا
پریم سدھا برسانے والا
آریہ جاتی کا تن من سارا جھنڈا۔۔۔
لکھ کر جوش بڑھے کشن کشن میں
مٹ جائے بھئے سنکٹ سارا جھنڈا۔۔۔
دھرم ویدک پہ بلی بلی جاؤ!
پیارا ویدک دھرم ہمارا جھنڈا۔۔۔
چاہے جان بھلے ہی جائے
تب ہووے پرن پورن ہمارا جھنڈا۔۔۔

بھجن نمبر ۴۶

ممیا برسن برسن رس بادی
بوند بوند پر تیری جاؤں بار بار بلہاری
ندی [illegible] ممی جھال بھاری

مورے آنگن کیوں نہ برسے ۔۔۔ مَیں کیا بات بگاری
تو برسے جی بھر کر نہاؤں ۔۔۔ دونوں بھجا پساری
نین موند کر ناچوں گاؤں ۔۔۔ اپنا آپ وساری
ہیا برس برس رس باری

بھجن نمبر ۴۷

کانٹے سے بھی خراب ہے جس گل میں تو نہ ہو
ویرانے کیسے سمان ہے جس دل میں تو نہ ہو

گو نگی زباں ہو جس پہ تیری گفتگو نہ ہو ۔۔۔ جل جائے دل جس میں تیری جستجو نہ ہو
انسان ہے وہ جو آپ سا جانے جہان کو ۔۔۔ تفریق جس کے دل میں بھی ہیر و تو نہ ہو
کچھ کر لے کام نیک کہ فرصت کا وقت ہے ۔۔۔ حاصل ہے آج بات وہ کل پھر سے ہو نہ ہو
کھوئے ہوئے ہوں ہاتھ جہان سے برت کر بھی ۔۔۔ لپٹی ہوئی کفن سے کوئی آرزو نہ ہو۔

بھجن نمبر ۴۸

دنیا میں بے مثال تھیں بھارت کی ناریاں
دیکھیں نہیں نہ آج تک اُن کی سی حیا شعاریاں

کوئی جو دیش دوسرا ہو تو ذرا بتا دیجئے؟ ۔۔۔ کھیلی ہوں جس کی گود میں انکھوں جینکہ دلاریاں
زندہ چتا میں جل گئیں مگر بچن کے مرکھا دیجے ۔۔۔ شرم و حیا کی پر کبھی سرکیں نہ سر سے ساڑھیاں
زیور کبھی پہنتی تھیں وہ کرتی تھیں وہ شرنگار بھی ۔۔۔ لیکن سدا بندھی رہیں ان کی کمر کٹاریاں

بھجن نمبر ۴۹

برتھا مانش دیہہ گنوائی

آئو بیٹھی کپٹ کماتے نام دھراتے ۔۔۔ برتھا مانش دیہہ گنوائی
کام کرودھ کے بس میں ہو کر ۔۔۔ ست سنگت بسرائی
گرب کیا کایا مایا کا ۔۔۔ پریم کی ریتی بھلائی۔ برتھا۔۔۔۔
پرماتما کی پوجا تک نہ پاؤ ۔۔۔ گگن پہ کر کی چڑھائی

مد کا مستی میں چڑھا من اوپر — پائے پائے پر بھوتائی ۔ برتھا....
سنکٹ جھیلے کشٹ سہے پر پھر بھی سوچ نہ آئی — چیت چیت نرمورکھ اب تو کا ہے کرت ڈھٹائی
برتھا......

بھجن نمبر ۵۰

سہل ہوتا ہے جیون نیک کرموں کی کمائی سے — یقین جانو کوئی نیکی نہیں بڑھ کر بھلائی سے
کوئی ظاہر میں اچھا ہے کوئی میٹھا زباں کا ہے — حقیقت دل کی وابستہ ہے باطن کی صفائی سے
بڑا وہ ہے جو اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے — بڑا کوئی بن کرتا نہیں اپنی بڑائی سے
زمانہ تھا کہ آپس میں رہا کرتے تھے مل جل کر — زمانہ آگیا ہے ۔ لڑ رہا ہے بھائی بھائی سے
بناوٹ کی ترقی کے لیئے بے کار ہے کوشش — نہ قائم ہو سکے گا امن دنیا میں لڑائی سے
پربھو بھگتی سے ہو کر دور کچھ ہوتا نہیں حاصل — پریشاں زندگی ہوتی ہے جھوٹی پارسائی سے

پیام دید ہی تسکین دے سکتا ہے دنیا کو
بچا سکتا ہے دنیا کو جہالت کی برائی سے

بھجن نمبر ۵۱

ٹیک۔ یہ ادم کا جھنڈا آتا ہے ۔ اب سونے والے جاگ چلو
لے کر آگئے روی کی لالی — رت ہے یہ بنتی ہریالی
یہ لے لے مہریں آتا ہے — دھرتی کے جاگے بھاگ چلو یہ ادم....
جب گولی گولے برسیں گے — یہ سرکٹ کٹ کر برسیں گے
ہم موت کے بھیشن آنگن میں — ہنس ہنس کر کھیلیں بھاگ چلو یہ ادم....
پربت سے کہہ دو تھم جائے — ساگر سے کہہ دو تھم جائے
یہ ایک بنانے دنیا کو — اڑتا ہے انوراگ چلو یہ ادم....
اب پریم سچائی دویا کا — یہ جھنڈا لہرایا بانکا
ہنسا پاکھنڈ اڑا دیا ہے — کہہ دو اب تم بھاگ چلو
یہ ادم کا جھنڈا آتا ہے ۔ اب سونے والے جاگ چلو

بھجن نمبر ۵۲

مورکھ کون تجھے سمجھائے
ستیہ سے مکھ موڑ کے مورکھ جھوٹ میں من الجھائے
گوڑ کپٹ سے ناطہ جوڑے۔ پاپ سے پریت لگائے
آشاؤں کی بستی میں پاپی پاپ ہی پاپ لبھائے
اپنے ہاتھوں محل بنائے۔ آپ ہی اسے گرائے۔ مورکھ...
پریم کا بندھن توڑے مورکھ۔ پریت کی ریت بھلائے
ہری جنوں سے کرے گھرنا۔ اور ہر بھگت کہلائے۔ مورکھ...
جھوٹے دھن کی جھوٹی شوبھا پر اتنا اترائے
دھن والوں سے رشتہ گانٹھے نردھن کو دھمکائے۔ مورکھ...
وید شاستر کی بات بھلا کر ستیہ مارگ بسرائے
گیان اگیان میں بھید نہ جانے جیون دیرتھ گنوائے۔ مورکھ...

بھجن نمبر ۵۳

(راگ مدھما۔ سارنگ۔ تین تال)

میں اُن کے درس کی پیاسی۔ جن کا رشی منی دھیان دھرت ہیں۔ یوگی یوگ ابھیاسی۔
جن کو کہت ہیں اجر اشوکی آشرے جن کے ہے تریلوکی
نہ وہ جنمے نہ مرے کال پُرش اوناشی ...... میں تو....
اکھنڈ ابھید اننت ابرن ہے اکھشر اور انادی
اچل۔ اخوت اور الوکم۔ پربھو سرب نواسی ...... میں تو
اٹل ہیں جا نکا اٹل راج ہے سرشٹی سکل ہے داسی
اہیں چند جن سے ہوت پرکاشک۔ رو ی ششی اگنی پرکاشی
میں اُن کے درس کی پیاسی

بھجن نمبر ۵۴

دیانند کے ویدک بنیں گے
گنجائیں گے وید دل سے ہم گیت گا کر
اُٹھائے دھجا دھرم کی ہم پھریں گے
اُٹھائیں گے رشیوں کی آواز کو ہم
ہٹائیں گے سب بھید دوئی کے مت کو
وہی پریم گنگا یہاں پھر بہے گی
کہے گا جگت پھر سے اک سور ہیں سارا

دیانند کا کام پورا کریں گے
دکھائیں گے دنیا پرانی بنا کر
اِسی کیلئے ہم جئیں گے مریں گے۔ دیانند..
بنائیں گے پھر سورگ سنسار کو ہم
بنائیں گے پھر آریہ سارے جگت کو
جو سنسار کی تاپ مالا ہرے گی
یہی بردھ بھارت گورو ہے ہمارا

بھجن نمبر ۵۵

صبح شام جس کو ترا دھیان ہوگا
جس نے کبھی ہر جگہ میں تجھ کو ٹٹولا
تیرے نام سے جو کبھی غافل رہیگا

بڑا بھاگیہ شالی وہ انسان ہوگا
لگا خاک تن میں کیوں حیران ہوگا
سمجھ لو بڑا ہی وہ نادان ہوگا

تو جسے چکھیں مست ہو یہ پی پریم پیالہ
اسے وہ پیئے جو قدردان ہوگا

بھجن نمبر ۵۶

من جیت لیا جگ جیت لیا

جو کام اور کرودھ کو چھوڑ چکے
وہی جگ کے بندھن توڑ چکے
سکھ پانے والے پاتے ہیں
وہی جھولی بھر کر لے آتے
من بس میں کرنے والے ہی
من جیت لیا جگ جیت لیا

جو لوبھ سے تشنہ کو موڑ چکے
وہی بھو ساگر سے پار لگے
اُسی پرمانند کے چرنوں میں
جو اس داتا کے دوار گئے
من کی آشا ہی پاتے ہیں
من ہار گئے جگ ہار گئے

یہی دن ہیں جوانی سیوا کے — یہی اوسر ہے کچھ کام کا ہے
وہ بات کہاں جب آئی جرا — اور جوبن کے دن چار گئے

بھجن نمبر ۵۷

آریہ سنسار کا ادھار کرنا ہے ہمیں — موت سے جینے کی خاطر پیار کرنا ہے ہمیں
وید کی جیوتی سے جگ کو جگمگا دو آریو! — پاپ کے پربت کو تم تبو پہ بچھا دو آریو!
انگیان کے سنسار کا سنگھار کرنا ہے ہمیں — آریو سنسار ....
دھن جوبن کی بھیڑ کا دیرو کلیجہ چیر دو! — سوامی شردھانند کے سپنوں کی تم تصویر ہو
سوئے ارمانوں کو پھر بیدار کرنا ہے ہمیں — آریو سنسار ....
باغ اپنے کو ہی اپنوں نے لگا دی آگ ہے — پریت کا سنگیت اب بیتا پرانا راگ ہے
ڈگمگاتا آج بیڑہ پار کرنا ہے ہمیں — آریو سنسار ....
کون دھرتی کے مٹائے گا ارے سنتاپ کو — آگ میں ڈالے گا تم بن کون اپنے آپ کو

آج اپنے آپ کو تیار کرنا ہے ہمیں
موت سے جینے کی خاطر پیار کرنا ہے ہمیں

بھجن نمبر ۵۸

جیون سدھار یوجنا پیارو بنانی چاہیے — اپنے وکاس سادھنا آگے بڑھانی چاہیے
من کا بگاڑ سب دکھ درد کا مول سر دیتا — اس میں بھری جو گندگی ساری مٹانی چاہیے
کل جیتے کہاں وہ آج ہم کتنا ہیں آگے بڑھ سکے — لیکھا لگانا چاہیے پر گنتی لگانی چاہیے
گندے وچار پاپ کے کارن وناش کا یتن — ان کی جگہ جیوں آ میں نہ یہ سادھنی چاہیے
جس میں نہ بھوک بھوگ کی آتما نگہ ہو اوج کی — سنیم سدھا ہے سو نکھ ہو ایسی جوانی چاہیے
کھایا پیا وہ مر گئے۔ ایسی بھلا کب زندگی — مر کر کبھی یاد جو رہے جیون کہانی چاہیے

اگر گتی چلا پال کے کال کا ؟
چلنے سے پور دہ چھوڑتی۔ کچھ تو نشانی چاہیے

بھجن نمبر ٥٩

پڑھ لو وید دی بانی جے سکھ پانا جے

کدی کوراہے جائیو نہ ہیرا جنم گنوائیو نہ
کہہ گئے گیانی دھیانی جے سکھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
جاگ پربھات کرو اشنان ۔ دیا یام کر بنو جوان برباد نہ کرو جوانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
سندھیا ہون کرو دو کالا ۔ سادم نام دی رٹو مالا بات نہ کدی بھلانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
بل دھن دا ہنکار نہ کریو ۔ کدی نہ جھوٹی گل تے اڑیو ایہہ سکھشا کلیانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
پھل کرماں دا ٹلدا ناہیں ۔ بھائی الٹیخر کردا ناہیں کر لو یاد زبانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
جیسی کرنی ویسی بھرنی ۔ منت زاری کسے نہ سننی آس نہ جھوٹی لانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
دیا کرو کر لے نیک کمائی ۔ نستیش دیہہ ہے مشکل پائی اکارتھ نہیں گنوانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بھجن نمبر ٦٠

پربھو پریم کا رس پیئے جا پیئے جا سرس اپنا جیون کئے جا کئے جا
لگانا اگر چاہے تو من کی ورتی مدھر ادم کا جپ کئے جا کئے جا
جو من ایرشا دویش سے پھٹ چکے ہیں تو لے پریم دھاگا سیئے جا سیئے جا
بنا ایکتا کے نہ اتھان ہوگا یہ سندیش گھر گھر دیئے جا دیئے جا
بھرے گا پربھو تیری آشا کی جھولی اسی آشا پر تو جیئے جا جیئے جا

بھجن نمبر ٦١

پرمیشور کو بھلا نہ دینا جنم امولک گنوا نہ دینا
پاپ پُن ہیں دو ہی رستے چلیں دھرم پر ہنستے ہنستے
مانش چولا سپھل بنائیں من مندر میں دیپ جلائیں
جلتے دیپ بجھا نہ دینا پرمیشور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
چولے کو نہ داغ لگائیو من اپنے کو شدھ بنائیں

نیج بھنور میں پڑی ہے نوکا　　کر کے ہمت پار لگائیں
لاج ہے یہ نیّا ڈبا نہ دینا　　... ہر ... پریتم رکھو ....

بھجن نمبر ۶۲

آج اپنوں سے بھی اُمیدِ وفا جاتی رہی　　ہے فانی کا گلہ خاک ہو بیگانوں سے
تازیانہ ہے یہ مغرور عقلمندوں کو　　بات بگڑی کبھی بن جاتی ہے انجانوں سے
دبش غم کیا ہے جنہیں اتنا بھی معلوم نہیں　　چاہتے ہیں وہ بچانا ہمیں فرمانوں سے
دیدہ دِل سے جو دیکھا اُسے دِل میں پایا　　یونہی محشر ہے بپا مسجدوں بت خانوں سے
وید کا گیان سُنا آریہ بنایا ہم کو
گردنیں خم ہیں دیانند کے احسانوں سے

بھجن نمبر ۶۳

(بطرز - جب پیار کیا تو ڈرنا کیا)

اپنے جیسا سب کا جی ہے

آنکھ کھول کر دیکھ مسافر　　ساتھ تیرے کوئی اور بھی ہے
جیون پر جانے والے　　سُکھ کی آس ہیں گانے والے
تیرے سُکھ کا رونا سُنکر　　نکلے یہ سنسار دُکھی ہے
اوروں کا کچھ خیال نہ کرنا　　پھولوں پر ہے پاؤں دھرنا
مسل نہ تو جذبات کسی کے　　اپنے جیسا سب کا جی ہے
اپنے جیسا سب کا من ہے　　آشا سے آباد وطن ہے
تو بھی جی - جینے دے سب کو　　جینے کی یہ راہ بھلی ہے

بھجن نمبر ۶۴

ناتھ تو ہے کبھی سمرن نہیں کینا
نہیں شردھا بھگتی من اُنچی　　دھرم کرم سے ہینا!

کیا سکھ سے تمرے در آؤں — من متی من ملینا
نت ا مود کریں نر ناری — یہ کلنک مکھ لینا
سادھو سنتو تورا وید گیان جو — بھول کبھی نہ چھینا
لیت سواس جمی کھال پران بن — ایہی ودھ ہمرو جینا
پر ہیت دروہ سدا من سوجھت — پر اُپکار دہینا
بیت گئی اب کیا بن آئے — پورو دھیان نہ دینا
منگل دیو اب جرا کال گت
دہو شر پر بھیتو جھینا

بھجن نمبر ۶۵ — اوداس

اکھنڈ دیا یک ساجنا سکل رہا بھرپور — گیانی پاویں نکٹ میں مُوڑھ جانے دُور
پری پورن پر برہم نے پورن جگت رچا — پورن سے پورن بھیا بچا سو پورن تھا
وید پربھو کے ست ہیں پورن ان کا گیان — آدی سے پورن رچے ساجن نشچے جان
سورج دُوبی جگ کھے جگ مگ ہو وا ہے — ہر منگ میں پرتان ہیں کھوج رچا میں لیے
انشو دے بن تھا نہیں نہیں وید بن گیان — شردھا سے جو سیوتے ساجن ہو کلیان
شرن بھگا تو وید کی پار اُتارا ہوئے — جن ڈھونڈا تن پایا جنم مرن سب کھوئے
اوم نام پل اگر ہے چڑھے سو اُترے پار — شُدھ ہردے سے دھیا دیئے ساجن ہو چھٹکار
سب منشیوں کو حکم ہے نت پرتی وید پڑھے — رام کرشن دیانند کا جیون چت دھرے
راج کر ینگے دیوجن ۔ پاپی پراست ہوئے — بجے نگارہ وید کا شبے دھرم کی ہوئے
تو ساچا میرے صاحبا سا چے تیرے وید — ساجن شرنی پربھو کی کبھی نہ آئے کھید
بھلا کرو سب کا پتا ہم سب تیرے داس
من اُپجے سر بھاونا ۔ ساجن گا اوداس

بھجن نمبر ۶۶

اب میری نوکا پار لگا دے — مجھ بے کس کا تو ہی ملاح

جت دل دیکھوں تو نظر آوے ہارا تیری شرن پڑا
شرن پڑے کی اب پرتھو راکھو دینا بندھو نام تیرا
بہا جات ہوں بھو ساگر میں جیسے بنے اب آئے بچا
پاپ بھنور میں بھی مت ڈوبوں پریم کا جھونکا ایک چلا
وشواسی تو درس کا بھوکا
در چھوڑ تیرا کہاں اور جا

بھجن نمبر ۶۷

کر ایشور کا دھیان او مورکھ کر ایشور کا دھیان
جس نے تیرا جسم بنایا سورج کا پرکاش دکھایا
وشو کا سندر باغ لگایا اس کے گن پہچان
او مورکھ کر ایشور کا دھیان
وہی ہے سچے موکش کا داتا ہر پرانی کا پتا اور ماتا
اس سے ہی تو جوڑ لے ناتا اس پر ہو قربان
او مورکھ کر ایشور کا دھیان
وشے وکار مٹانا چاہے ستیہ کا درشن پانا چاہے
سارے کشٹ مٹانا چاہے اس کا کر گن گان
او مورکھ کر ایشور کا دھیان (روشن پٹیالوی)

بھجن نمبر ۶۸

اٹھو آریہ ویرو دشی دن چکا ئیں تمہیں وشو کی کامنائیں بلائیں
اٹھو دیش کی ایکتا کو بچائیں اٹھو آج جڑھتا کو جڑھ سے ہلائیں
اٹھو آج جاتی کو نربھے بنائیں!
سنو کال کیا بول کر کہہ رہا ہے سدا چار والا بھون ڈھہ رہا ہے
اٹھو ہم زمانہ بدل کر دکھائیں!

اُٹھو آتتائیوں کو ویرو پچھاڑیں   دُر آچاریوں کو دھرا سے اُکھاڑیں
اُٹھو آج بیٹھے نہ باتیں بنائیں

سُنو سبھیتا سنسکرتی کیا پکاریں   اُٹھو مل کے ویرو یہ باتیں وِچاریں
اُٹھو اپنے اوگُن سبھی ہم مٹا دیں

جوانو جوانی کی کچھ لاج رکھو   اُٹھو دیش کی لاج تم آج رکھو
اُٹھو شترُوؤں کو وطن سے بھگائیں

اُٹھو جاتی پاتی کا جھگڑا مٹا دو   اُٹھو وید جیوتی دِلوں میں جگا دو
اُٹھو کام کر کے یہ ویرو دکھائیں

پلاؤ سُدھا وید کی پرانیوں کو   چلو ساتھ لے کر سبھی گیانیوں کو
اُٹھو آج دُنیا میں ہلچل مچائیں

اُٹھو اب مسافر کی لے کر اُمنگیں   اُٹھو پھر سُمیرو کی لے کر ترنگیں
دھوجا اوم کی وِشو میں ہم جھلائیں

اگر دُشمنوں کی دُہی بھاونا ہو   اُنہیں رکت پینے کی پھر چاہنا ہو
تو ہم بھی سنگینوں سے سینہ اُڑائیں

چھُرے کو جو پھر آج چاہے مسافر   تو کر دو جوانو جوانی کو حاضر
اُٹھو ہم بھی بسمل سا ساہس دکھائیں

دشا آج ویرو وِکٹ ہے سُدھا دیں   اُٹھو وید کی بھاونائیں پرچا دیں
اُٹھو بھاگیہ سویا دھرا کا جگائیں
تمہیں وِشو کی کامنائیں بُلائیں!   (راجندر جگیاسو)

بھجن نمبر ۶۹

رِشی ور سے خطاب

نہ بھولے ہیں نہ بھولیں گے تیری سرگرمیاں اب تک
چمن کے پتہ پتہ پر ہے تیری داستاں اب تک
رِشی ور! تو اگر بر وقت نہ امداد کو آتا

نہ ہندو قوم کا بلتا کبھی نام و نشاں اب تک

ہزاروں روگ ہیں چمٹے ہوئے اِس قوم کو لیکن
تری تشخیص میں ہے چارۂ دردِ نہاں اب تک

چبھویا ایسا پیکاں اب یہ مہماں ہے کوئی دم کا
کہ باطل لے رہا ہے دہر میں جو سِسکیاں اب تک

اخوت - آدمیت - دیش بھگتی اور رواداری
رہی ہیں یاد دُنیا کو تمہاری نیکیاں اب تک،

مٹائیگا بھلا کیا انقلاب آسماں اِس کو
تری تعمیر میں ہے ایسا رنگِ جاوداں اب تک

(چندن لال سہگل مضطر)

بھجن نمبر ۷

وِجے سندیش

اودِشی دے سینکا شکتی دکھاندا جا ذرا !
ست سناتن دھرم دا ڈنکا بجاندا جا ذرا !

کیتھے گئیاں گرمیاں ہُن سوں گیا اوجوش کیوں۔ دُنیا ساری جاگدی توُں ہوگیا مدہوش کیوں
بولنے دا وقت آیا تیرے لب خاموش کیوں۔ حملہ اِک مار کے غفلت ہٹاندا جا ذرا
اودِشی دے سینکا شکتی دکھاندا جا ذرا

دُکھاں اندر تیری جاتی کشٹ دے وچ پیش کیوں۔ سوچ ایہہ مجبُوریاں تیری نہ چلدی پیش کیوں
اس وِپد وِچ بھگل دا جاندا تو دِشی سندیش کیوں۔ دیش جاتی دھرم دے سنکٹ مٹاندا جا ذرا
اودِشی دے سینکا . . . .

رام دے راج نام لیوا دیکھ دُکی جاوندے۔ مڑھیاں مساناں پُوجدے ایشور نوں بُھلی جاوندے
ایسے کارن آفتاں دے بوہے کُھلی جاوندے - امرت پلا کے ویددا جاتی جگاندا جا ذرا
اودِشی دے سینکا . . . .

تیرے من وِچ مان ہے جے ویددے فرمان دا - کجھ بھی جے کر پاس ہیگا اُس رِشی دی شان دا

جان لٹا دے خوف کا ہے جان تو بھی جانا ہے۔ ظلم استبداد کی ہستی مٹا دے ذرا
اودیشی دے سینگا . . . .

بھجن نمبر ۷۱

تو نیکی میں جاگ برائی میں سو جا
نرالی زمانے سے ہر بات ہو
تو جیون کی چادر سے سب داغ دھو جا
آکاش میں چھوڑ اندھکار کو
تو امرت کو پی کر امر روپ ہو جا
بڑھا آگے کشتی کنارے کو چھوڑ
تو بھو ساگر کے اُس پار ہو جا

تو منہ موڑ مایا سے ایشور کا ہو جا
جو دنیا کا دن ہو تیری رات ہو
تو نیکی میں جاگ . . . .
سچائی سے ہر دم تیرا پیار ہو
تو نیکی میں جاگ . . . .
تو ہمت سے طوفان کے منہ کو موڑ
تو نیکی میں جاگ . . . .

بھجن نمبر ۷۲

پیرانہ کال جب سنسار میں چپ چاپ ہوتی ہے
یہ سرشٹی سب کی سب آرام کی ندرا میں سوتی ہے
ادھر پرتھوی۔ اُدھر آکاش اندر آکاش تارے
کسی کا دن کے ہوتے ہیں اپنی چال سے سارے
نرالا رنگ جب ہوتا ہے ان چاروں شاخوں میں
نیا سنسار آتا ہے نظر تاروں کی چھاؤں میں
دیا آکاش سے بھگوان کی ایسی برستی ہے
نظر آتا ہے اس بستی میں کوئی اور بستی ہے

سمے بس یہی وہی تیرا سپھل جیون بنانے کا!
امر جگدیش کے چرنوں میں اپنا سر جھکانے کا!

بھجن نمبر ۷۳

مبارک ہیں جو اپنے دھرم پر سب کچھ لٹاتے ہیں
جو شمع قوم پر پروانہ ساں جاں تک لٹاتے ہیں
جو خضر راہ بن کر رہبری کرتے ہیں دنیا کی
سفینہ غیر کا بھی غرق ہونے سے بچاتے ہیں
دھرم کے واسطے سہتے ہیں دنیا بھر کی تکلیفیں
خوشی سے آفت و رنج و بلا و غم اٹھاتے ہیں
جو عمر چند روزہ کو مٹا دیتے ہیں جاتی پر
حیات جاودانی بھی وہی اے امر پاتے ہیں

بھجن نمبر ۷۴

ہر جگہ موجود ہے وہ مالکِ کون و مکاں
پتے پتے سے عیاں ہے ذرّے ذرّے میں نہاں
اس سے بڑھ کر کیا شہادت چاہیئے اے منکرو
اُس کی ہستی کے ہیں شاہد یہ زمین و آسماں!

بن نہیں سکتی کوئی شے خود بخود اے دوستو!
ہے ظہورِ فعل میں فاعل بھلا مُمکن کہاں
چونا گارا اینٹ پتھر سب کے سب موجود ہوں
کنتو بن معمار کے بنتا نہیں کوئی مکاں

رات دِن کا گھٹنا بڑھنا، موسموں کا ہیر پھیر
چاند سورج کا چمکنا، سردیاں اور گرمیاں
اپنے اپنے وقت پر ہوتی نیم انکول ہیں
قاعدوں میں ہیں بندھی دُنیا کی سب تبدیلیاں

گر نہ ہو کوئی سرشٹا ہو سرشٹی کس طرح؟
کیونکہ بے علت نہیں معلول کا ملتا نشاں
کون کہتا ہے کہ ہے بے منتظم ہی یہ نظام
منتظم اِس کا ہے وہ پر ماتما ہی بے گماں

آریہ شردھا سے کر اُس کی عبادت روز و شب
تا امولک جنم یہ تیرا نہ جائے رائیگاں

بھجن نمبر ۷۵

پربھو اپنی بھگتی کا وردان دینا
شُدھ جیون بنانے کو سامان دینا
رہوں مست ہر دم اِسی رس کے اندر
چرنوں میں اپنے کچھ استھان دینا
اِس رس کو پاؤں و بانٹوں سبھی میں
سامرتھ ایسی ہے دھنوان دینا
پوتر ہو جیبھا ترے نام جپتے
سبھی اندر ایسے ہی گنوان دینا

ہر شے میں دیکھوں جس سے تجھے میں
آنکھیں ایسی نرالی ہے بھگوان دینا

ہردے میں کالما سب ڈھلے جس ملن سے
سنگ ایسا پو تر دیا دان دینا

میں انجگیہ ہوں اپنے آپ سے سوامی
جانوں میں جس سے وہ وگیان دینا

نہیں سوجھتا کچھ اندھیرا ہے ہر سو
سہارا! مجھے تم ہی ہر آن دینا

چانن ہے کیول تمہارا پربھو جی
چرنوں کے آدھار کا دان دینا

بھجن نمبر ۷۶

ہے دیا میئے ہم سبھوں کو شدھتائی دیجئے
دور کر کے ہر برائی کو بھلائی دیجئے
ایسی کرپا اور انوگرہ ہم پہ ہو پرماتما!
ہوں سبھاسد اِس سبھا کے سب دھرماتما
ہو اُجالا سب کے من میں گیان کے پرکاش سے
اور اندھیرا دور سارا ہو اودیا ناش سے
کھوٹے کرموں سے بچیں اور تیرے ہی گن گاویں سبھی
چھوٹ جاویں دکھ سارے۔ سکھ سدا پاویں سبھی
ساری ودیاؤں کو سیکھیں۔ گیان سے بھرپور ہوں
شبھ کرم میں ہوویں تت پر۔ دشٹ گن سب دور ہوں
یگیہ ہون سے ہو سگندھت اپنا بھارت ورش دیش
وایو جل سکھدائی ہوویں جائیں مٹ سارے کلیش
وید کے پرچار میں ہوویں سبھی پرشارتھی
ہووے آپس میں پریتی اور بنیں پرمارتھی
لوبھی اور کامی کرودھی کوئی بھی ہم میں نہ ہو
سب برائیوں سے بچیں اور چھوڑ دیویں موہ کو
اچھی سنگت میں رہیں اور وید مارگ پہ چلیں
تیرے ہی ہو ویں اُپاسک اور کو کرموں سے بچیں
کیجئے ہم سب کا من درشٹ شدھ اپنے گیان سے

مان بھگتوں میں بڑھاؤ سب کا بھگتی دان سے

بھجن نمبر۷

تُم ہو پربھُو چاند مَیں ہُوں چکورا
تُم ہو کمل پھُول مَیں رس کا بھورا
جیوتی تمہاری کا مَیں ہُوں پتنگا
آنند گھن تُم ہو، مَیں بن کا مورا
جیسی ہے چُمبک کی لوہے سے پریتی
آکرشت کرے موہے لگا تار تورا
پانی بنا جیسے ہو مین ویاکُل
ایسے ہی تڑپائے تمرا وچھوڑا
اِک بُوند جل کا مَیں پیاسا ہُوں چاتک
امرت کی کرو ورشا، ہرو تاپ مورا

بھجن نمبر۸

کیا کوئی گائے سُنائے پربھُو۔ مہما تیری لکھی کسی سے نہ جائے
رکھی رکھیشر، تپی تپیشر، مُنی مُنیشر ہزار
لکھ لکھ کے ہارے تے سارے بچارے۔ نہ پایا وے تیرا پار
تیری ویدہے وانی، کہیں رشی گیانی، ہے پرانی کا اُس سے اُدھار
جو پڑھے پڑھاوے اور عمل کماوے۔ وُہ ہو بھوساگر سے پار
تُو ہی سرشٹی کرتا، سکل دُکھ کے ہرتا، سنتن کا پرتی پال
مجھے کام کرودھ سے، خُودی، لوبھ موہ سے بچاؤ ہری تت کال
تُو ہی بھنڈاری، مَیں تیرا بھکاری، مانگوں یہی وردان
مَیں تجھ ہی کو دھیاؤں، تیری مہما گاؤں۔ کہے داس گھنہ نادان

بھجن نمبر۹

پِتا جی! تُم پتت اُدھارن ہار (ٹیک)

دین شرن کنگال کے سوامی
دُکھ کے موچن ہار!
اِس جگ مایا جال بھنور میں
سُوجھے نہ سار اسار!
ستیہ گیان بن اندھ سم ڈولیں
کریں استیہ آچار!
پاپ پرواہ بھینکر جل میں
ڈُوبت ہیں منجدھار!

تمری دیا بن کو سمرتھ ہے
کرے دِین کو پار!

ہے جگت پربھو جی! بھینٹ دھروں کیا میں تیری؟
مال نا ہیں میرے سمپدا ہیں۔ جس کو کہوں میں میری
اِس جگ میں ہم ایسے وچریں۔ جوگی کریں جیوں پھیری
دھن، جن، یوون اپنا مانے۔ مُوڑکھ بھولا بھاری
تجھ بن اور سہائی نہ میرا۔ دیکھ لیا میں وچاری
یہ تن یہ من ہوئے نہ اپنا۔ ہے سب مال تمہارا
جب چاہے تب ہی تو لے لے۔ نہیں کچھ زور ہمارا
تمرے در کا میں سیوک سوامی! لاج تجھے ہے میری
اپنی شرن میں مجھ کو رکھ کر، دیوو بھگتی بن دیری

بھجن نمبر ۸۰

اِیشور! تمہی دیا کرو۔ تم بن ہمارا کون ہے
دُر بلتا دینتا ہرو۔ تم بن ہمارا کون ہے
جگ کو رچلنے والا تو۔ دُکھ کو مٹانے والا تو
بگڑی بنا نیوالا تو۔ تم بن ہمارا کون ہے
ماتا تو ہی، تو ہی پتا۔ بندھو تو ہی، تو ہی سکھا
کیول تمہارا آسرا۔ تم بن ہمارا کون ہے
تیرا بھجن، تیرا منن، تیری ہی دھن تیرا لگن
تیری شرن کیول شرن۔ تم بن ہمارا کون ہے
تیرا ہی نام دھیاتے ہیں۔ تجھ سے ہی گیان پاتے ہیں
اگیان تم سب دور کرو۔ تم بن ہمارا کون ہے
کچھ نہیں اور اِدھر اُدھر۔ تیری لگن کو چھوڑ کر
جائیں تو جائیں ہم کدھر۔ تم بن ہمارا کون ہے

بھجن نمبر ۸۱

انت سمے میں ہے جگدیشور!
تمرا ہی سمرن، تمرا ہی دھیان ہو
لولین ہو تجھ میں چت ورتی میری
جب تک کہ سواسوں میں پران اور اپان ہو
یوگی کے سدرش لگاؤں سمادھی
اونکار اکشر کا واچیارتھ گیان ہو
نہ شوک ہو نہ موہ ہو نہ ممتا کسی میں
نہ پیڑا ہو تن کی نہ کچھ دکھ بھان ہو
جیو آتما کا نواس ہو وہاں پر
جہاں تیرے شُکھ پد کا اُتم سنتھان ہو

بھجن نمبر ۸۲

جگدیش بس تم ہی ہو دُکھ سے چھڑانے والے
دُرگن سبھی مٹا کر سدگن سکھانے والے
کایا نہیں تمہاری نس ناڑی کا نہ بندھن
سُوکھشم سے سُوکھشم ہو گھٹ گھٹ سمانے والے

ظاہر میں گو نہاں ہو لیکن گنوں سے ظاہر — آدھار سب جگت کے سب کچھ بنانے والے
آتے ہو گربھ میں کب لیتے ہو کب جنم تم — بھولے ہوئے ہیں تمکو جنما بتانے والے
کیا اُتر اور دکھشن کیا پورب اور پچھم — کیا نیچے اور اوپر ہر سو سمانے والے
ماتا پتا نہ بندھو، بندھو ہو تم سبھی کے — دکھشا کا ہاتھ ہر سو اپنا بڑھانے والے
دانی کی تم ہو وانی، پرانوں کے پران ہو تم — من پران وانی سب کو شکتی دلانے والے
کعبے میں کچھ نہیں ہے تیرا مکان بھگون — پاتے کہاں ہیں تم کو کاشی کے جانے والے
نہ دوستی کسی سے نہ دشمنی کسی سے — جیووں کو کرم کا پھل دینے دلانے والے
پرتما نہیں تمہاری نہ تول ماپ سیما — ایمان تیرا کرتے مورت بنانے والے
جیووں کی رہبری کو سرشٹی کے آد میں ہی — سدگیان وید کا ہو تم ہی بتانے والے

تم نربلوں کا بل ہو۔ بل اِس طرح کا بخشو
کرم آریہ کریں سب مکتی دلانے والے

بھجن نمبر ۸۳

پربھو میرے شرن تیری میں آیا — بھجن بِا جھوں جنم برتھا گنوایا
تو ہی داتا تو ہی جگدیش میرا — کرو کرپا میں لڑ پھڑ یا ہے تیرا
بنا تیرے نہیں کوئی ہمارا — تو ہی سوامی تو ہی پریتم ہمارا
پیالہ پریم کا ہم کو پلاؤ — پتا! پتر ہمیں سچا بناؤ
حکم سارے بجا لاویں تمہارا — سپھل جیون تبھی ہووے ہمارا
چھوں ویدوں کو گھر گھر جا پھیلاویں — یہ مارگ موکھش کا سب کو بتاویں
نہیں کوئی بہن بھائی ہے میرا — بھروسہ مجھ کو ہے کیول ہی تیرا

بھجن نمبر ۸۴

تمہاری کرپا سے جو آنند پایا — وانی سے جائے وہ کیونکر بتایا
نہیں ہے یہ وہ رس جسے رسنا چاکھے — نہیں روپ اُس کا کبھی درشٹی آیا
نہیں ہے یہ گن گندھ جو گھران جانے — توچا سے بھی جائے نہ چھوا چھوایا
نہ سنکھیا میں آتا ہی سمجھو ہے اُسکا — دشا کال میں بھی رہے نہ سمایا

ہے تجھ سا داتا نہ ہے تجھ سا دانی
آتم اُنتی ہیں تمہاری دیا سے
ست چت آنند، اننت سوروپ
گونگے کی رسنا کے سدرش ہیں چند
کہ اتنا بڑا دان جس نے دلایا
میری زندگی نے عجب پلٹا کھایا
مجھے میرے انوبھو نے نشچیہ کرایا
کیسے بتاؤں کہ کیا رس اُڑایا

بھجن نمبر ۸۵

کسی سے تیرا پار جائے نہ پایا
تیری ہی لگن یوگیوں کو ستائے
گئے ہار ہیں سب نے سر کو جھکایا
تجھے ڈھونڈ ہارے سبھی دُنیا والے
تو کیا ہے کسی نے نہ پورا بتایا
رچائیں پر بھو تجھ کو منی سے گائیں
ہمالیہ نے سندیش تیرا سُنایا
تیری خوبیاں پھر لکھے دیش کیسے
کسی کو تیرا انت کوئی نہ آیا
تپ لے انت ہے تیری لے انت مایا۔ کسی سے...
تپسوی تیری دُھن میں تپ کرتا جائے
کسی سے . . . .
تیرے کھیل دیکھے سبھی نے نرالے
کسی سے . . . .
تیرا چرچا ہر جا زمانے میں پائیں
کسی سے . . . .
سو ہم آپ جا نو کہ ہے آپ کیسے
کسی سے . . . .

بھجن نمبر ۸۶

پائیں کس پرکار ہم جگدیش درشن آپ کا
کون سی جیوتی سے ہو پرکاش بھگون آپ کا
چاند سورج آپ کو پرکاش کر سکتے نہیں
اُن کے ہے پرکاش کا پرکاش کارن آپ کا
کھینچ لیتا ہے یہ سارے وشو کی تصویر پر
کر نہیں سکتا کہ اپنی من بھی چنتن آپ کا
آپ اس کی تو پہنچ سے ہی پرے ہیں ہے پر بھو
ہو سکے کیونکر بھلا وانی سے ورنن آپ کا
ہیں ہماری شکتیاں اس کام میں اسمرتھ سب
ہے انوگرہ آپ کے درشن کا سادھن آپ کا

جڑھ جگت تک ہی پہنچ کر رہ گئیں سب اندریاں
ڈوپ گیا انوبھو کریں یہ شُدھ چیتن آپ کا
کرم بل سے ہین ہوں میں تپ نہیں بھگتی نہیں
آ پڑا کنتو شرن میں میرا تن من آپ کا
کیجئے سویکار مجھ کو دیجئے درشن دکھا
آتما میں ہو میرے اب پریم پُورن آپ کا
شُدھ ہو کر میرا ہردیہ آپ کا مندر بنے
جس سے ہو پرکاش اس میں دُکھ بھنجن آپ کا

بھجن نمبر ۸۷

تیرے در کو چھوڑ کر کس در جاؤں میں
سُنتا میری کون ہے۔ کیسے سُناؤں میں

جب سے یاد بھلائی تیری لاکھوں کشٹ اُٹھائے ہیں۔ لاکھوں کشٹ....
نہ جانے اِس جیون اندر کتنے پاپ کمائے ہیں۔ پربھو کتنے ....
پربھو! ہوں شرمندہ آپ سے۔ کیا بتلاؤں میں۔ پربھو تیرے ....
میرے پاپ کرم ہی تجھ سے پریت نہ کرنے دیتے ہیں۔ پربھو پریت ....
جو چاہوں کہ ملوں آپ سے روک مجھے یہ لیتے ہیں۔ روک مجھے ....
پھر کیسے بھگوان آپ کے درشن پاؤں میں۔ پربھو تیرے ....
تُو ہے ناتھ وروں کا داتا۔ تجھ سے سب وَر پاتے ہیں۔ پربھو تجھ ....
رِشی مُنی اور یوگی سارے تیرے ہی گُن گاتے ہیں۔ پربھو تیرے ....
پربھو چھینٹا دید وگیان کا ہوش میں آؤں میں۔ پربھو تیرے در....
جو بیتی سو بیتی لیکن باقی عمر سنبھالوں میں۔ پربھو باقی ....
چرنوں میں پربھو بیٹھ آپ کے گیت پریم کے گاؤں میں۔ پربھو گیت ....
پربھو جیون پیارے دنیش کا سپھل بناؤں میں
پربھو تیرے در کو چھوڑ کر کس در جاؤں میں
سُنتا میری کون ہے۔ کیسے سُناؤں میں

— بھجن نمبر ۸۸ —

تو ہی ستپا ہمارے سنسار کا ادم پیارا
تو ہی تو ہی ہے رکھشک ہمارا

چاند سورج ستارے بنائے - پرتھوی آکاش پربت سجائے
انت آیا نہیں، تیرا پایا نہیں پار وارا۔ تو ہی . . . .
پکشی گن راگ سندر ہیں گاتے - تیرے آگے ہیں سب سر جھکاتے
سکھ اُسے ہی ملا، تیری راہ پہ چلا جو پیارا۔ تو ہی . . . . .
پاپ پاکھنڈ سے ہم کو بچاؤ - وید مارگ پہ ہم کو چلاؤ
لگے بھگتی میں من، کرے سندھیا ہون جگ سارا۔ تو ہی . . . . .
اپنی بھگتی میں من کو لگانا - کشٹ ہم سب کے بھگون مٹانا
دکھیا کنگالوں کا اور دھن والوں کا تو سہارا۔ تو ہی . . .

— بھجن نمبر ۸۹ —

سکھی بسے سنسار سب۔ دکھیا رہے نہ کوئے
یہ ابھلاشا ہم سب کی بھگون پوری ہوئے

ودیا، بدھی، تیج، بل سب کے بھیتر ہوئے
دودھ۔ پوت۔ دھن دھان سے ونچت رہے نہ کوئے

آپ کی بھگتی پریم سے من ہووے بھرپور
راگ دویش سے چت ہمارا کوسوں بھاگے دور

ملے بھروسہ نام کا ہمیں سدا جگدیش
آشا تیرے دھام کی بنی رہے مم ایش

پاپ سے ہمیں چھڑا ہیئے کرکے دیا دیال
اپنا بھگت بنائے کر سب کو کرو نہال

دل میں دیا اُدارتا۔ من میں پریم اور پیار
ہردیہ میں دھیریہ دھیرتا سب کو دو کرتار

نارائن! تم آپ ہو پاپ کے موچن ہار
کشما کرو اپرادھ سب کر دو بھو سے پار
ہاتھ جوڑ بنتی کریں سنیو کرپا ندھان
سادھو سنگت، سکھ دیجیئے دیا نم تادان

—بھجن نمبر ۹۰—

آج مل سب گیت گاؤ، اُس پربھو کے دھنیواد
جس کا یش نت گاتے ہیں گندھرو، منی جن دھنیواد
مندروں میں، کندروں میں، پربتوں کے شکھر پر
دیتے ہیں لگاتار سو سو بار منی ور دھنیواد
کرتے ہیں جنگل میں منگل پکشی گن ہر شاخ پر
پاتے ہیں آنند مل، گاتے ہیں سور بھر دھنیواد
کنوئیں میں، تالاب میں، سندھو کی گہری دھار میں
پریم رس میں ترپت ہو، کرتے ہیں جل چر دھنیواد
شادیوں میں، جلسوں میں، یگیہ اور اُتسو کے آد
میٹھے سور سے چاہیئے کریں ناری نر سب دھنیواد
گان کر امیں چند بھجنانند ایشور اُستتی
دھیان دھر سنتے ہیں شروتا، کان دھر دھر دھنیواد

—بھجن نمبر ۹۱—

پریتم جان لیو من ماہیں
اپنے سکھ سے سب جگ باندھیو، کوؤ کاہو کو ناہیں
سکھ میں آئے سبھی مل بیٹھت، رہت چہوں دش گھیرے
وپت پڑی سب سنگ چھاڑت، کوؤ نہ آوت نیڑے
گھر کی نار بہت ہت جا سے، رہت سدا سنگ لاگی
جب ہی ہنس تجے یہ کایا، پریت پریت کہہ بھاگی
جیوت کو وپوہار بنو ہے، جا سے نیہہ لگایو

نت سمے نانک بن ایشور کوؤ کام نہ آیو

بھجن نمبر ۹۲

جگ نایک جگ نندن نام — اوم ایکاکھشر مکتی دھام
بھج پرانی نت ہو نشکام — پرم پنیت پربھو کا نام
کھشن کھشن اوم نام کو بھج لے — موہ مایا ممتا کو تج دے
پورن ہوں سگلے ہی کام — پرم پنیت پربھو کا نام
اوم نام جپو ہر شواسا — مٹ جائے آواگون پپاسا
من مندر ہو مکتی دھام — پرم پنیت پربھو کا نام
بھکتو اوم جپو پل پل چھن — اوم دھونی ہو من میں نشدن
اوم سدھا پی ہو نشکام — پرم پنیت پربھو کا نام

بھجن نمبر ۹۳

ہوا دھیان میں ایشور کے جو مگن اُسے کوئی کلیش لگا نہ رہا
جب گیان کی گنگا میں نہایا۔ تو من میں میل ذرا نہ رہا
پرماتما کو جب آتما میں لیا دیکھ گیان کی آنکھوں سے
پرکاش ہوا من میں اُسکے۔ کوئی اُس سے بھید چھپا نہ رہا
پرشارتھ ہی اِس دُنیا میں سب کامنا پوری کرتا ہے
من چاہا پھل اُس نے پایا۔ جو آلسی بن کے پڑا نہ رہا
دُکھدائی ہیں سب شترو ہیں۔ یہ وشے ہیں جتنے دُنیا کے
وُہی پار ہوا بھوساگر سے جو جال میں اِن کے پھنسا نہ رہا
یہاں وید ودھ جب مت پھیلے۔ پرکرتی کی پوجا جاری ہوئی
جب وید کی ودیا لپت ہوئی۔ پھر گیان کا پاؤں جما نہ رہا
یہاں بڑے بڑے مہاراج ہوئے۔ بلوان ہوئے، ودوان ہوئے
پر موت کے پنجے سے کیول۔ کوئی دُنیا میں آکے بچا نہ رہا

بھجن نمبر ۹۴

اُٹھ جاگ مسافر بھور بھئی۔ اب رین کہاں جو سووت ہے

جو جاگت ہے سو پاوت ہے۔ جو سووت ہے سو کھووت ہے
ٹک نیند سے اکھیاں کھول ذرا۔ اور اپنے پربھو سے دھیان لگا
یہ پریت کرن کی ریت نہیں۔ پربھو جاگت ہے تو سووت ہے
جو کل کرنا سو اج کر لے۔ جو اج کرنا سو اب کر لے
جب چڑیوں نے چگ کھیت لیا۔ پھر پچھتائے کیا ہووت ہے
نادان! بھگت کرنی اپنی۔ اے پاپی پاپ میں چین کہاں
جب پاپ کی گٹھڑی سیس دھری۔ پھر سیس پکڑ کیوں رووت ہے

بھجن نمبر ۹۵

بھور بھئی پکشی بن بولے — اٹھو جن پربھو گن گاؤ رے
لکھو پربھات پرکرتی کی شوبھا — بار بار ہرشاؤ رے
پربھو کی دیا سمرن من میں — سرل سبھاؤ اپجاؤ رے
ہو کر تگیہ پریم میں اُن کے — نینن نیر بہاؤ رے
برہم روپ ساگر میں من کو — بارم بار ڈباؤ رے
نرمل شیتل لہریں لے لے — آتم تاپ بجھاؤ رے

بھجن نمبر ۹۶

غافل تو سوچ من میں ہری نام کیوں بسارا — کیا کھو رہا تو اِس سے۔ یہ بھی کبھی وچارا
تو سوچتا سدا یہ کافی ہے آیو باقی — جب جاپ اُسکا لینگے۔ جھوٹا ہے یہ وچارا
جیوں جیوں دِوس گذرتے آیو ہے گھٹتی جاتی — تو بے خبر اے بندے کھوتا خزانہ سارا
مرنوں کو دیکھتا تو ہر آیو کے جہاں میں — بوڑھے جوان بھی کو اِس کال نے ہے مارا
عادت جو تیری کل پہ ہر کام چھوڑنے کی — اچھی نہیں ہے بھائی کر غور تو دوبارہ
جب ہو بھلائی کوئی اُس وقت کل پہ ٹالو — نیکی کا کام گر ہو فوراً کرو سدا را
اِس قیمتی سمے کو یونہی بتا نہ بندے — پراپت یہ پھر نہ ہوگا نشچیہ کر یہ پیارا
جو وقت بیتتا ہے لاکھوں ہے مولیہ اِس کا — بن کے حسابی پھر بھی بھولا ہے اب سارا
بھگوان کی دیا سے حاصل ہوا جنم یہ — ہیرا تو کھو رہا ہے اے بے سمجھ بیکارہ
ہے بینتی تیرا گر یہ میں جیت جاؤں سب سے — اِک من کو جیتنے سے جگ جیت لوویں سارا

یہ جامہ لینے والے اب ہوش کی دوا کر
نبتا ہے تو بیوپاری کرتا ہے ایسا سودا
بس بہت کھو چکا تو غفلت میں اپنی ناداں
تو دیکھتا ہمیشہ لوگوں سے کیا ہے لینا
بنا، تو دیکھ مایا ہوتا خوشی ہے من میں
چانن! تو چھوڑ غفلت! بیدار ہو سمجھ لے

تو کوڑیوں کے بدلے ہے کھو رہا ہزارا
مورکھ! تو ایک ٹکیہ دیتا ہے کئی گیارہ
دو کوڑ ملا تو اپنی لاکھوں ہوا خسارہ
مالک کا جو ہے دینا کھاتا نہ وہ نہارا
پر یہ نہیں سمجھتا قرضہ ہے سر پہ بھارا
تیزی سے بج رہا ہے سن کال کا نقارہ

بھجن نمبر ۹۹

ٹھکرا دو چاہے پیار کرو!

دیو تمہارے کئی اپاسک کئی ڈھنگ سے آتے ہیں
سیوا میں بہو مولیہ بھینٹ وے کئی رنگ کی لاتے ہیں
دھوم دھام سے، ساج باج سے وے مندر میں آتے ہیں
مکتا منی بہو مولیہ وستوئیں لاکر تمہیں چڑھاتے ہیں
میں ہی ایک غریب ہوں ایسا جو کچھ ساتھ نہیں لایا
پھر بھی ساہس کر مندر میں پوجا کرنے کو آیا
دھوپ دیپ نویدیہ نہیں ہے، جھانکی کا شرنگار نہیں
اور گلے میں پہنانے کو پھولوں کا بھی ہار نہیں
ستتی کیسے کروں کہ سور میں میرے ہے مادھوریہ نہیں
من کا بھاو پرگٹ کرنے کو مجھ میں کچھ چاتریہ نہیں
نہیں دان ہے نہیں دکھشنا خالی ہاتھ چلا آیا
پوجا کی بھی ودھی نہ جانوں، پھر بھی ناتھ چلا آیا
پوجا اور پجاپا پربھو ور اسی پجاری کو سمجھو
دان دکھشنا اور نیوچھاور اسی بھکاری کو سمجھو
آپ تو ہیں موجود سبھی میں۔ یہ وشو تمہارا مندر ہے
سب سے اونچ سنگھاسن تیرا پربھو! میرے ہی تو اندر ہے
میں اُنمت پریم کا اچھک ہردیہ دکھانے آیا ہوں

جو کچھ ہے بس یہی پاس ہے۔ اِسے چڑھانے آیا ہوں
چرنوں میں ارپت یہ من ہے۔ پھینک دو یا سویکار کرو
یہ تو وستو آپ ہی کی ہے، ٹھکرا دو، چاہے پیار کرو

بھجن نمبر ۹۸

وِشوپتی کے دھیان میں جس نے لگائی ہو لگن
کیوں نہ ہو اُس کو شانتی، کیوں نہ ہو اُس کا من مگن
کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ شترو ہیں سب مہابلی
اُن کے ہنن کے واسطے جتنا ہو تجھ سے کر یتن
ایسا بنا سوبھاو کو چِت کی شانتی سے تو
پیدا نہ ابھِلاشا کی آنچ دِل میں کرے نہ کہیں جلن
متر تا سب سے من میں رکھ تیاگ کے وَیر بھاو کو
ٹیڑھی چال نہ چل کبھی۔ ٹھیک رکھ اپنا تو چلن
جس سے ادھک نہ ہے کوئی۔ جس نے رچا ہے یہ جگت
اُس کا ہی رکھ تو آسرا۔ اُس کی ہی تو پکڑ شرن
چھوڑ دے راگ دویش کو۔ من میں تو اُس کا دھیان کر
تجھ پہ دیال ہوویں گے نشچیہ ہی یہ پرماتمن
جیسا کسی کا ہو عمل۔ ویسا ہی پاتا ہے وہ پھل
دُشٹوں کو کشٹ ملتا ہے۔ شِشٹوں کا ہوتا دُکھ ہرن
آپ دیا سوروپ ہیں۔ آپ ہی کا ہے آسرا
کرپا درشٹی کیجئے۔ مجھ پہ ہو جب سمیہ کٹھن
من میں میرے ہو چاندنا، موکھش کا راستہ ملے
مار کے من جو کبھولا اندریوں کو کروں دمن

بھجن نمبر ۹۹

پربھو کے مِل کے یش گاویں، پِتا وہی ہمارا ہے
وہی ہے پوجیہ ہم سب کا۔ وہی سب کا سہارا ہے

نہ ملا اُس کی کا پایا کسی نے وار پار ا ہے
سکل برہمانڈ کو رچ کر اُسی نے ایک دھارا ہے
ہُوا جو ہو چکا، ہوگا، اُسی کا سب پسارا ہے
سبھی کے بس رہا انتر سبھی سے وُہ نیارا ہے
وُہ جیوتی مے ہی کیول ہے تمر نہ اندھکارا ہے
اُسی کے دان سے سورج چمکتا چندر تارا ہے
وُہی ہے گیان کا ساگر اُسی میں ستیہ سارا ہے
گیانی ستیہ وادی کا وُہی متر پیارا ہے
پوتر شُدھ ہے نرمل، وُہ شُدّھی کرن ہارا ہے
دھرم کا بل اُسی سے ہے، وُہی بل کا بھنڈارا ہے
وُہ کرونا رُوپ ہے سوامی، اُسی سے ہی آدھارا ہے
ادھم اتی پاپیوں کو بھی بھروسہ اُس پہ بھارا ہے
گنوایا جنم کو نشپھل اُسے جس نے وسارا ہے
لگا چرنن میں اُس کے جو جنم اُس نے سدھارا ہے
بھلا دیں کیوں بھلا اُس کو جو نراتا ہم سبھوں کا ہے
بھجو نِشدن وُہی پیارے کہ جس کا سب پسارا ہے

بھجن نمبر ۱۰۰

بیٹھ اکیلا دو گھڑی کبھی تو ایشور دھیایا کر
من مندر میں غافلا! جھاڑو روز لگایا کر
سونے میں تو رین گذاری۔ دن بھر کرتا پاپ رہا
اسی طرح برباد تو پرانی کرتا اپنا آپ رہا
وِستر سے اُٹھ پربھیا، ست سنگ میں بھی جایا کر
مانش دیہی پھر پھر پانا بچوں والا کھیل نہیں
ملے نہ یہ ہے شُبھ کرموں کا جب تک ہوتا میل نہیں
نرتن پا کے مُورکھا! اُتم کرم کمایا کر

پاس تیرے ہے دُکھیا کوئی۔ تُو نے موج اُڑائی کیا
بھُوکا پیاسا پڑا پڑوسی۔ تُو نے روٹی کھائی کیا
پہلے سب سے پُوچھ کہ بھوجن کو پھر کھایا کر
دیکھ دیا اُس پرمیشور کی کتنا اُتم جنم دیا
سوچ کریں جو من میں پرانی کتنا ہے کلیان کیا
پراتہ سمے اُٹھ بھج لیا اُس کا شکر منایا کر

بھجن نمبر ۱۰۱

گیان جیوتی کو سدا من میں جگانا سیکھ لو
سیکھ لو جگدیش سے پریتی لگانا سیکھ لو
چاہتے ہو وشو میں ست کیرتی پھیلی رہے
سد گنوں سے اپنے جیون کو سجانا سیکھ لو
دُور دُرتوں سے رہو، کرتویہ کرموں کو کرو
وید کے آدیش کو جیون میں لانا سیکھ لو
کام کرودھ اور لوبھ سے بھی لابھ اُٹھا سکتے ہو تم
دیکھ کر او چتیہ جو اُپیوگ لانا سیکھ لو
کامنائیں دھرم، جاتی، دیش سیوا کی کرو
بھاونائیں سوارتھ سدھی کی ہٹانا سیکھ لو
یدھ میں تو کرودھ ہی تم کو بنائیگا سپھل
روز کے ویوہار میں اِس کو بھگانا سیکھ لو
وید کے پرکاش سے پرکاش لے آگے بڑھو
اوم کے شُبھ نام کو جپنا جپانا سیکھ لو

بھجن نمبر ۱۰۲

بندے ایشور سے کر پریت
ایشور سے کر پریت
سُندر جیون تُو نے پایا
کیوں پھر پیارے اُسے بھُلایا!
چار دِنوں کی ہے یہ مایا
دین و مِس پرمیشور کے ہی گایا کر تُو گیت
بندے ایشور سے کر پریت
موہ مایا نے من کو گھیرا
پیچھے پیچھے کام لُٹیرا
لُوٹ نہ لے یہ جیون تیرا
من چنچل کی چنچلتا کو پربھو بھگتی سے جیت
بندے! ایشور سے کر پریت
من مندر میں بستا پیارا
جڑھ وستو سے کرو کنارا
بھٹکے گا وُہ مارا مارا
مُورکھ بن کے جو جاوے گا

ویدوں کے وِپریت بندے! ایشور سے کر پریت
بھوساگر میں نیّا تیری سِر پر آئی رین اندھیری
نہ کہہ تُو تنک بھی دیری دُکھ ساگر میں دُکھیا تیرا
ناہیں کوئی میت بندے! ایشور سے کر پریت

بھجن نمبر ۲۳

کوئی انت سمے کا یار نہیں ایہہ ویلا منو وِسار نہیں
ہری نام بنا کچھ سار نہیں دُکھ کا ساتھی سنسار نہیں
ہری بھجن بنا آدھار نہیں کوئی انت سمے کا یار نہیں
جب کال بُلاوا آوے گا تب سنگ نہ کوئی جاوے گا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا کوئی انت سمے کا یار نہیں
یہ تن دھن سمپتی ساری جی جو ہے پرانوں سے پیاری جی
چلے نہ سنگ انت کی باری جی کوئی انت سمے کا یار نہیں
جو جیسا کرم کماوے گا وہ ویسا ہی پھل پاوے گا
نر کرم ہین پچھتاوے گا کوئی انت سمے کا یار نہیں
جگ میں جتنے ہتکاری ہیں سُکھ میں ساتھی سنساری ہیں
سِتھر جگت نہ سنساری ہیں کوئی انت سمے کا یار نہیں
بن دھرم سبھی کچھ چھوڑ گئے جو کوڑی کوڑی جوڑ گئے
آخر جگ سے مُنہ موڑ گئے کوئی انت سمے کا یار نہیں
جو جن شُبھ کرم کماوے گا سوئی من ایشور کے بھاوے گا
تُلسی من کو سمجھاوے گا کوئی انت سمے کا یار نہیں

بھجن نمبر ۱۰۴

جگ وِچ دُھماں پئیاں دیا نند تیریاں

رِشی مُنیاں دی ریت چلائی اِک پربھو دی پُوجا سِکھلائی

ہُن تاں متاں لیئاں دیا نند تیریاں

برہم چریہ گرہستھ بتایا بان پرستھ سنیاس جتایا

شاستر گلاں کہیاں دیانند تیریاں!

چھوٹی آیو وچ بیاہ نہ کرنا — ہو نمانا مہا دُکھ بھرنا!

سچیل کڈکاں ہو گیئاں دیانند تیریاں!

بنا وِدیا نہیں برہمن بن دا — لکھاں پھرے چاہے تانے تن دا

دسیاں کھول کے بہتیاں دیانند تیریاں!

مردا مانس توں چت ہٹاؤ — پیٹ دے وچ نہ قبر بناؤ

سچیاں گلاں کہیاں دیانند تیریاں!

پاپی مُنش توں پرے ہی رہنا — دیش دروہی دے پاس نہ بہنا

ستیارتھ وچ کہیاں دیانند تیریاں!

کھدر پاؤ سادے بن جاؤ — کرو کمائی دیش اُٹھاؤ

اسیں ابے نہ متاں لیئاں دیانند تیریاں!

جس نے تینوں زہر کھلائی — اُسدی بھی توں کریں بھلائی

سنگھ مدوں گلاں گیئاں دیانند تیریاں

بھجن نمبر ۱۰۵

اگر دیش ہتیشی ہمیں نہ جگاتا — تو دیش اُنتی کا کیسے دھیان آتا

اودیا کی ندرا میں سوتا تھا بھارت — پرہ پکاری پھرتا تھا گھر گھر جگاتا

تپسوی پرتاپی وہ بھارت کا بھانو — نہ ہوتا پرگٹ کیسے اندھیرا جاتا

ہوتے کِرانی قرآنی بہت سے — بیدی ویدریتی پنتھ نہ چلاتا

گئو کی وِپد دیکھ، وِدھوا کا دُکھڑا — کہتا تھا ہا دیو! ہا ہا وِدھاتا

پرتشٹھت نہ ہوتی کبھی ماتری بھاشا — جو سنسکرت کی پھر رُچی نہ بڑھاتا

مہا تھا کٹھن ویدوں کا بھاشیہ کرنا — رہو اُن کی بُدھی رہو اُن کی گیاتا

کِس کی تھی سامرتھ کِس کی تھی شکتی — جو ایسے سمے میں سماجیں بناتا

آگیا تھی اُن کو سروشکتیمن کی! — وہ اِت آیو آیا تھا جسمی رماتا

سودیش اور سوجاتی کی تھی کِسکو بھگتی — چھٹی سنکھیا کا جو نیم نہ لکھاتا

ہوون میں نہ پڑتی سگندھت سامگری — تو وایو بھی کیسے سُگندھی اُڑاتا

اکٹھے نہ ہوتے جو وِدوان اِتنے — ہمیں گھر میں آ کون لیکچر سُناتا
بھلے کیسے ہوتی یہ بچھڑوں کی ورشا — کہو کیسے آتی اِس اُلتو کی پراتا
پریوراجک آچاریہ سوامی یانند — پڑھاوا ہے پر یوک ڈنکے بجاتا
اُمیں رس نہ پیتا کویشر کدا چت — نہ ست سنگ کرتا نہ ہرگُن کو گاتا
شُبھ آگمن ہو اُتم سمے ہے مہاشہ — نمستے نمستے کریں آریہ بھراتا

بھجن نمبر ۱۰۶

اے ہندار تُو بھی تھا کبھی دُنیا کا آفتاب — منطق ریاضی، فلسفہ، ہندسوں میں لاجواب
ہر ایک مُلک تجھ سے ہی ہوتا تھا فیضیاب — سارے جہاں کا تجھ کو ہی کہتے تھے انتخاب
یکتائے روزگار جو موجُود تجھ میں تھے — کوروکشیتر کے جنگ نے برباد کر دیئے
جب اِس طرح سے ہر طرف اندھیرا چھا گیا — دُشمن بھی تیرے حال پہ آنسُو بہا گیا
ایشور کو تیرے حال پہ کچھ رحم آ گیا — بھیجا رِشی جو دھرم کا رستہ دکھا گیا
پاتے ہیں جن کے نام سے بھی رحم اور خوشی — تھا نام نامی جن کا دیانند سرسوتی
آئے تھے سرو دیش کے اُپکار کے لئے — رستہ دکھانے وید کا سنسار کے لئے
دُنیا میں چاروں وید کے پرچار کیلئے — ہندوستاں کے خاص کر اُدھار کے لئے
کیا کیا نہ اپنے دیش پر احسان کر گئے — آخر کو اپنی جان بھی قُربان کر گئے
ناؤ تھی اپنے دھرم کی جب ڈگمگا رہی — اُلٹی ہوا کے زور سے چکر میں آ رہی
ملّاحوں کی اودّیا سے صدمے اُٹھا رہی — محفوُظ جا کو چھوڑ کر بھنور میں جا رہی
چپّو لگا کے وید کا اُس کو بچا لیا — وِدّیا کے بل سے اُس کو کنارے لگا دیا
جو مُشکلیں تھیں دھرم کی آسان کر گئے — دُنیا میں سرو سُکھ کے سامان کر گئے
ویدوں کے مُنکروں کو پشیمان کر گئے — مغرب کے عالموں کو بھی حیران کر گئے
کیا کیا نہ اپنے دیش پر احسان کر گئے — آخر کو اپنی جان بھی قُربان کر گئے

بھجن نمبر ۱۰۷

میرا دیش مہان سبنے!

ایک تھئیہ ہو ایک گیہ ہو — ایک سمان ودھان سبنے!
ایک دیش [illegible] اُپدیش ہو

ایک دھیان ہو نج گورو تا کا! ایک ہمالیسی اُٹھان ہو!
مرن ایک ہو دن ایک ہو جیون ایک سمان بنے
میرا دیش مہان بنے!

سنگھوں سے لڑنے والے ہوں اوسر پر بھڑنے والے ہوں
ہنستے ہنستے موت مسل کر امبر پر چڑھنے والے ہوں
وجر بنے دشمن کو پر یہ کو پھولوں کی مسکان بنے
میرا دیش مہان بنے!

اُٹھیں دیش کے لئے اُٹھیں ہم جیئں دیش کے لئے جیئں ہم
گلیں دیش کے لئے گلیں ہم مریں دیش کے لئے مریں ہم
تن میں من میں یہی دھونی ہو بھارت مہا دان بنے
میرا دیش مہان بنے!

روز اُشا ہنسکر کہتی ہے روز نِشا ہنسکر کہتی ہے
مہا سرشٹی میں یہی سورگ ہے بھاگیرتھی جہاں بہتی ہے
چالیس کوٹی کل کل کنٹھوں سے دھرو بھیدی نو گان بنے
میرا دیش مہان بنے!

بھجن نمبر ۱۰۹

آریہ کماروں کا گیت

آریہ کمارو ویدک پتھ پر چل کر تن من اُونچ بنا دو
ویرو! برہم چریہ برت دھار کام آدک رپوؤں کو مار
من میں ستیہ استیہ وچار دُرگن سارے دور بھگا دو
جگ میں اُجول پریم پرسار کر دو ویدک دھرم پرچار
جیون کا سروسو نثار جگ کو پھر سے آریہ بنا دو
ویدک جھنڈے کو پھہرائے جگ میں ادم کا ناد بجائے
منتر ایکتا کا بتلائے سنگھٹھ ہوم پاٹھ پڑھا دو
کرتویوں پر کرو وچار ... جس سے ویدپرچار

چھُولیں چھلیں سب آریہ کمار وِشو پریم کا ناد بجا دو

بھجن نمبر ۱۰۹

پربھات پھیری بھجن

شرن پربھُو کی آؤ رے یہی سمے ہے پیارے

چھل کپٹ اور جھوٹ کو تیاگو۔ ستیہ میں چت لگاؤ رے یہی...

اُدے ہُوا اُدم نام کا بھاؤ۔ آؤ درشن پاؤ رے یہی.....

مانش جنم امولک ہے یہ - برتھا نہ اِسکو گنواؤ رے یہی.....

پربھُو کی بھگتی بنا نہیں مُکتی - دِرڈھ وِشواس جماؤ رے یہی...

دھنیہ دیا جو سب کو پلے۔ مت اُسکو بِسراؤ رے یہی.....

چھوٹے بڑے سب مِل کر جوشی سے گُن ایشور کے گاؤ رے یہی....

پربھات پھیری بھجن نمبر ۱۱۰

جپ پیارے یا ستّیا نام اونکار دا

جس نے پیارے جگت بنایا	ہر وستو وِچ آپ سمایا
مالک کل سنسار دا	ستّیا نام........
اگنی وایُو انگرا دادا	چھوں ویداں دا کیا چمکارا
جگ سارا جس نوں پکاردا	ستّیا نام........
ساگر دُنیا ہے ایہہ بھائی	تر نے نُوں بیڑی وید بنائی
کرنی کرے پھر ٹُرندا پاردا	ستّیا نام.........
جس نے پیارے اُسنوں دھیایا	دھرم ویر سُکھ بے حد پایا
ایسے طراں پاپیاں نُوں تاردا	ستّیا نام........

پربھات پھیری بھجن نمبر ۱۱۱

میں کِس بِدھ کراں بکھان پربھُو تیری مہما

انُو انُو میں رم رہا	خالی کوئی نہ تھاں۔ پربھُو تیری...
سُورج چندرما ساج کے	ساجے کُل جہان - پربھُو تیری...
مور پپیہے	... گاون تیری شان - پربھُو تیری...

سب نوں روزی دیت ہے ہاتھی کیٹ سمان۔ پربھو تیری...
جیتکر ساڈا صاحب! ساڈوں دسے ویداں اگیان پربھو...
نشاط کرے دھنیواد پربھو ساڈوں دِتا رشی مہان۔ پربھو...

بھجن نمبر ۱۱۲

آنند کی ہے چاہ جو۔ پربھو کے دوار جاؤ تم
شردھا کے پھول ساتھ لے دوارے کو کھٹکھٹاؤ تم
سنیہ سے دوار کھولیں گے۔ میٹھے سور سے بولیں گے
پوچھیں گے پریم سے تمہیں۔ پیارے کیسے آئے ہو تم؟
پربھو کے پاس جائے کے۔ وِنے سے سیس جھکائے کے
پرم پتا کے سامنے کشٹ کتھا سناؤ تم
وہ تو دیالو سوامی ہیں۔ گھٹ گھٹ کے انتریامی ہیں
دور کرینگے کلیش سب۔ اُن سے نہ کچھ چھپاؤ تم
ہے دیوی کی یہ کامنا۔ پربھو ملن کی بھاونا
رم جائے یہ سارے وشو میں۔ ہردیہ سے سب مناؤ تم

بھجن نمبر ۱۱۳

موت کا اور زندگی کا ایک ہی بازار ہے
ایک ہی حاکم ہے اس کا۔ ایک ہی دربار ہے
جس کا سودا ہو گیا وہ ایک پل رہتا نہیں
سامنے اُسکے اجل اُس کی کھڑی تیار ہے
جس کسی نے پریم سے پربھو میں لگایا دھیان کو!
ہے عقلمند وہی دانا ہے، وہی ہوشیار ہے
پتر، استری، متر نہ دھن دھام ہی جاتا ہے ساتھ
ہے غرض اپنی کا اپنا سب کٹمب پریوار ہے
کر کے پیدا جس نے تجھ کو پرورش تیری کری
بھول مت اُس کو کرے گا وہی تجھ کو پار ہے

تو گیرندہ کہ بھجن قالب میں جب تک جان ہے
وقت جو جاتا ہے وہ جانا تیرا بے کار ہے

بھجن نمبر ۱۱۴

اب چیت منا دن بیت گیے۔ پھر رین اندھیری آوت ہے
جب جگت میں کچھ ناہیں کیو۔ تب سپنے کی آس لگاوت ہے
مت وشیوں سے تو نیہہ لگا۔ اِن میں پھنسکر ہے کون بچا
یہ پھول ہیں کاغذ کے مورکھ۔ بن خوشبو رنگ لبھاوت ہے
کہیں موج کہیں دکھ ہوتا ہے۔ تو کِس کی یاد میں روتا ہے
یہ تو دُنیا کے دھندے ہیں۔ کوئی آوت ہے کوئی جاوت ہے
اب پربھو سے نیہہ لگالے تو۔ اور گیان کی جیوتی جگالے تو
بیوپار یہی سچّا ہے رتن۔ اِک اِک کے دس دس پاوت ہے

بھجن نمبر ۱۱۵

آلسیہ کو چھوڑ پرانی پربھو دھیان میں مگن ہو
جس سے کہ تیرا جیون نردوند و نردکھن ہو
دکھ من کو اپنے بس میں، نرمل کرہ آتما کو
برہی داسنا مٹا کہ تیرا شدھ ہی چلن ہو
ہردیہ میں تیرے انکر ستیہ دھرم کا ہو اُتپن
پرتی دن تجھے پیارے ست سنگ کی لگن ہو
کچھ کلیش ہو نہ تجھ کو سنسار یاترا میں
اے مِتر پاس تیرے شبھ کرم کا جو دھن ہو
شرما کو شانتی دو، بھگتو ہے یہ تمہارا
ہے شانتی سرو ور! تم سرب دُکھ ہرن ہو

بھجن نمبر ۱۱۶

اُٹھ جاگ مسافر ہوش میں آ سونا اپمان ہے جیون کا!
سر پہ گٹھڑی سنتاپ کی ہے پگ پگ پہ ناگن پاپ کی ہے!

نہ سنگی ہے نہ ساتھی ہے۔ اور لمبا سفر ہے بن بن کا۔ اُٹھ جاگ...
کہاں کھونا تھا کہاں کھو گیا تو بگلے! سنسار کا ہو گیا تو
تیرا پریتم تجھ پر مسکائے پٹ کھول کے دیکھ ذرا من کا۔ اُٹھ جاگ...
گیا وقت نہ پھر ہاتھ آئے گا سونے والے تو پچھتائے گا
تیرے سر پہ بہت بڑا دن ہے اور جیون ہے اک دو دن کا۔ اُٹھ جاگ...

بھجن نمبر ۱۱۷

کیوں جوانی کے نشے میں چور ہے۔ چار دن پیچھے سبھی کافور ہے
کر سکے کچھ کر لے سودا دھرم کا انت کی سنبھال جو منظور ہے
پونجی بیٹھا ہے بڑوں کی کھا رہا جسکے کا دن اب تلک مشہور ہے
ناش کے دن آ گئے کھوئی متی ہو رہا بھگوان سے جو دور ہے
چیت تجھ کو دیش ہے چیتاونی مان لے شکھشا یدی منظور ہے

بھجن نمبر ۱۱۸

پربھو پریتم جس نے بسارا ہائے جنم امولک بگاڑا
دھن دولت۔ مال خزانہ یہ نو انت کو ہووے بیگانہ
کچھ بھی کیا نہ پرو پکارا کھوٹے کرموں کا لیا اجارا
تیرا یوون اور جوانی ڈھلتی جاوے جیوں برف کا پانی
میٹھی نیند میں پاؤں پسارا چڑیاں چگ گئیں کھیت تمہارا
دھوکے بازی کے دام پھیلائے وشے بھوگ کے چین اڑائے
پنیہ دان سے رہیا نیارا ایسے کرش کو ہو دھکارا
جو جو شاستر وید بکھانے مورکھ الٹا ہی اس کو جانے
سمیہ کھویا ہے کھیل میں سارا ست سنگ سے کینا کنارا
کیوں نہ گن اور کرم سدھارا مانش جنم نہ ہو بارم بارا
تیرے کرم ہیں ناؤ سمان جس میں بیٹھا ہے تو انجان
گہری ندیا ہے دور کنارا کوئی دم میں تو ڈوبن ہارا
گنہگار رام تو جاگ رے بھائی کچھ تو کر لے نیک کمائی

سنگ جائے نہیں سُت دارا ست دھرم ہی دے گا سہارا

بھجن نمبر ۱۱۹

جگمت پتا دیا لُو برہم پربھو سُنیئے وِنے ہماری
ہوں براہمن اُتپن دیش میں دھرم کرم وِرت دھاری
کھشتریہ ہوں رن دھیر مہارتھ دھنُر وید ادھیکاری
دھینُو دُودھ والی ہوں سُندر ورشبھ تُنگ بل دھاری
ہوں تُرنگ گتی چپل انگنا ہوں سوُروپ گنُ والی
وِجئی رتھی پُتر جن پد کے رتن تیج بل شالی
جب ہی جب جگ کرے کامنا جل دھر جل برساویں
پھلیں پکیں بہوُ سُکھد بنسپتی یوگ کھشیم سب پاویں

بھجن نمبر ۱۲۰

سُکھ شانتی چاہنے والے کو دُشٹ کرم کمانا ٹھیک نہیں
ستیہ پتھ کے پجُاری پریمی کو اُلٹے پتھ جانا ٹھیک نہیں
یہ تیری اِچھا پر نربھر شُبھ کرم کرے یا پاپ کرے
پر پھل پانے میں بندھا ہوُا یہ نیائے بھُلانا ٹھیک نہیں
بھلا بیج آک کا بو کر کے آموں کو کیسے پا سکتا
جو بویا اُس کو پانا ہے آکشیپ اُٹھانا ٹھیک نہیں
کرتا ہوُں ساودھان سُن لو اُلٹے کرموں کو کرنا مت
ورنہ ایسا دُکھ پاؤ گے جس کو جتلانا ٹھیک نہیں
سنسار میں رہنے والے کو یدی ہنسنا نہیں سکھا سکتا
تو ہنس کر جینے والے کو دُکھ دے کے رُلانا ٹھیک نہیں
پچھلے شُبھ کرموں کو کر کے مانُش کا چولا پایا ہے
پاپوں میں پھنس کر اے پریمی! اِسے گنوانا ٹھیک نہیں

بھجن نمبر ۱۲۱

وُہ ہیں کہاں جوانیاں؟

کون آج وید جیوتی وِشو کو دکھائے گا؟
کون دیش میں سے آگ دویش کی بجھائے گا؟

جو دیش کو بچا سکیں وُہ ہیں کہاں جوانیاں
جو اپنے رکت سے لِکھیں سودیش کی کہانیاں
کون بھاگیہ آج دیش جاتی کا جگائے گا......

مان آج دیش میں سودیش کا ہے لُٹ رہا
راشٹر ایکتا سے پیار کا وِچار مِٹ رہا
کون دیش گھاتیوں سے دیش کو بچائے گا.....

جھُوٹ کا شِکار آج پھر سے دیش ہو رہا
کال بھی ہمارے حال پر ہے آج رو رہا
کون تارے دِن میں دیش دروہیوں کو دکھائیگا....

کرُورتا مُنشیہ کا سوبھاو آج بن گئی
شِشٹتا سے آج ہے اشِشٹتا کی ٹھن گئی
کون دُراچار آج وِشو سے مٹائے گا
کون آج وید جیوتی وِشو کو دکھائے گا — جگیاسُو

بھجن نمبر ۱۲۲

پربھُو جی آپ کے گُن گانے والے اَور ہوتے ہیں
ہری کے نام پر مر مِٹنے والے اَور ہوتے ہیں
پلا کر پریم کا پیالا بنادے مجھُ کو متوالا!
وُہ ساقی اَور ہوتے ہیں وُہ پیالے اَور ہوتے ہیں
مچے سنسار میں ہلچل - چاروں دھام کانپ اُٹھیں
وُہ آہیں اَور ہوتی ہیں - وُہ نالے اَور ہوتے ہیں!

بھگتی سجدی سجدی اے۔ بھگتی سجدی نال پربھو دے
پریتم میرا سب توں سوہنا۔ اوہدے جیہا کوئی ہور نا ہونا
دل نوں ایہہ گل جچدی اے۔ بھگتی سجدی . . . . . .
پریتم میرا اِک رس رہندا ۔ اوتم بانی وید دی کہندا
جیہدی شوبھا جگ وچ مچدی اے۔ بھگتی سجدی . . . . .
جنہاں لئی توں پاپ کماویں ۔ انت نوں تیرے نال نہ جاویں
کیوں نہ اے گل سجھدی اے۔ بھگتی سجدی . . . .
چھڈ دے من توں اُلٹیاں چالاں۔ جپ لے پربھو دے نام دی مالا
ایہہ گل جچدی جچدی اے۔ بھگتی سجدی . . . .
بھگت دیدانا پیا سمجھاوے ۔ پربھو چرناں وچ چیت جولاوے
جان دُکھاں کولوں بچدی اے۔ بھگتی سجدی . . . .

بھجن نمبر ۱۲۴

نیّا کیسے اُترے پار

بار نہ دیکھے پار نہ سُوجھے آن پڑی منجدھار ۔ بجلی چمکے بادل گرجے۔ اُلٹی چلت بیوار
گہری ندیا ناؤ پرانی۔کھیوٹ اتی متوار ۔ دردیہ شاوت سُنے نہ کوئی میری کُوک پکار
دیگ دتی دُستر جل دھارا۔ اُٹھی ترنگ اپار ۔ جن ہاتھوں سے سب جگ تھاما سو پربھو ہیں پیار
آمیں چند کی نار دو نو کا۔ ڈوب رہی منجدھار

بھجن نمبر ۱۲۵

ہم نے لی ہے پربھو ایک تیری شرن ۔ ہے پتا اَور کوئی سہارا نہیں
پتت پاون اب آسرا دو ہمیں ۔ آسرا اَور کوئی ہمارا نہیں
نہ بُدھی نہ بھگتی نہ وِدیا کا بل ۔ ہردہ پہ چڑھا پاپ کرموں کا مل
فقط دیا تمہاری کا ہے آسرا ۔ تُو نے کس کس کو سوامی اُبھارا نہیں
یہ وِنتی ہے میری پتا مان لو
ہاتھ کسی آگے اَور پسارا نہیں!

بھجن نمبر ۱۲۶

گئے دونوں جہان نظر سے گذر — تیری شان کا کوئی بشر نہ ملا
تیری ہر جگہ دیکھی نرالی پھبن — تیرا بھید کسی کو مگر نہ ملا
تیرا چرچا جہاں کی زبانوں پہ ہے — تیرا شور زمانے کے کانوں میں ہے
مگر آنکھوں سے دیکھا تو پردہ نشیں — کہیں تو نہ ملا، تیرا گھر نہ ملا
کوئی ملنے کا تیرے نشان بھی ہے — کوئی رہنے کا تیرا مکان بھی ہے
تجھے دیکھا اِدھر تو اِدھر نہ ملا — تجھے ڈھونڈا اُدھر تو اُدھر نہ ملا
کہیں دستِ سوال دراز نہیں — کسی اور پہ یوں مجھے ناز نہیں
کوئی تجھ سا غریب نواز نہیں — تیرے در کے سوا کوئی در نہ ملا

بھجن نمبر ۱۲۷

ہے سپت بھو تو کھنڈ روی ششی — آدی آدی چراچرم
وشوانی دیو سدیو دیوم — ایک میو گن کرم
سرو سو جگد ادھار جانن — ہار دیا یک سرو گم
سو یتر ودھاتا سرو دانت — پرکاشکس پرکاشکم
پربھو آپ مم ترپیہ تاپ شاپ — ولاپ جگ کارن کرن
دُرتانی کھانی پراسو — اتھوا وھا کیجے ہرن
یدی ست بھدرم مکت پد — انکت سومت چت دیجیے
کلیان پد ارتھات تن — کرپال آسو کیجئے

بھجن نمبر ۱۲۸

ادم بار بار بول پریم کے پریدی گی!
ہے یہی انادی۔ ناد۔ نروکلپ۔ نرووار۔ بھولتے نہ پوجیہ پاد دیت راگ ردی گی
ادم بار بار بول
وید کو پرمان مان۔ ارتھ یجنا دکھان۔ گا رہے گنی سجان۔ سادھو سورگ بھوگی
ادم بار بار بول
دھیان میں دھریں ورکت۔ بھاو سے بھجیں سو بھگت۔ تیاگتے ادھی اشکت پوچ پاپ ردگی
ادم بار بار بول

شنکہ آدی نتیہ نام - جو جپے وسار کام - تو بنے وو دیک دھام - مُکتی کیوں نہ ہوگی
اوم بار بار بول!

بھجن نمبر ۱۲۹

بھج من اوم نام سُکھدائی
گھڑی گھڑی - پل پل اودھ دیتت سب
پھر پیچھے پچھتائی - بھج من ۔۔۔۔۔۔
بھائی بندھو سب کُٹمب قبیلہ - دیکھت جیا للچائی
انت سمے کوئی کام نہ آوے - بھگت کہے سمجھائی

بھجن نمبر ۱۳۰

دوہے

سرشٹی کے آرمبھ میں دیا ایش نے دان
وید ہمارا دھرم ہے آریہ ہمرا نام
اوناشی سر و گیہ ہے سرشٹی پالن ہار
سرو ویاپی ایک رس نرا کار کرتار
جو جن وید کہنے سے کریں ایش کا دھیان
بڑا ن بڑن کو دُکھ ہے چھوٹن سے دُکھ دور
نشہ نہ نر کو چاہیئے نرپ بدھی ہر لیت
دھرم ہر کش ایسا بنا جیسے سرل کھجور

رگ، یجر، سام، اتھرو ستیہ گیان کی کھان
اِک برہم کو پُوجنا یہی ہمارو کام
ہردے ماہیں رہت ہے نج من ٹکسیدھار
جنم مرن سے رہت ہے لیت نہیں اوتار
پُورن ہو سب کا منا من اُپجے ستیہ گیان
تار سب نیارے رہیں گرہ سے چندا سُور
اِک نشہ کے کارنے سب جگ تالی دیت
چڑھے سو میوہ چاکھ لے گرے رہے چکنا چور

بھجن نمبر ۱۳۱

مات تُو ہی گرو تُو تات تُو ہی متر بھرات تُو ہی دھن دھانیہ بھنڈارو
ایش تُو ہی جگدیش تُو ہی مم شیش تُو ہی پر بھو رکھن ہارو
داؤ تُو ہی امراؤ تُو ہی سبھ بھاؤ تُو ہی پر بھو نین کو تارو
سار تُو ہی کرتار تُو ہی گھر بار تُو ہی، پریوار ہمارو
لالا تُو ہی جوالا تُو ہی کرپالا تُو ہی جگ بیج دتارو
پریم تُو ہی نت نیم تُو ہی مم کھیم تُو ہی سدا چار دتارو

پران تو ہی پرمان تو ہی جانن ہار تو ہی سب کا ہمارو
بھوپ تو ہی سوروپ تو ہی بہو روپ تو ہی جگ چینے ہارو
بدھی تو ہی نودھی تو ہی بچل سدھی تو ہی گن گیان بھنڈارو
سچدانند تو ہی، برہمنڈ تو ہی روی چند تو ہی جگ ڈہانپت سارو
دیو آکاش تو ہی پرکاش تو ہی ہردے واس تو ہی کرت اُجیارو
دنے وار کریں ہردے دہار کریں سو بیکار کرو نمسکار ہمارو

بھجن نمبر ۱۳۲

کرمن پربھو بھگتوں کا سنگ

جن کے سنگ سمتی نت اُپجے - چڑھے پریم کا رنگ
ہری بھگتوں کی ریتی سرل ہے۔ سب سے ملیں نشنگ
نت نت چمکے پریم پرسپر - جیوں جیوں ہو ست سنگ
بھگت سبھی کے دکھ نواریں - بھریں سدھا سب انگ
نرمل شدھ ہردے میں سب کے بھریں بھگتی کا رنگ
پاون پرم پریتی ایشور کی - پورن کرے اُمنگ
سکل دبدھا من کی مٹ جائے۔ جب ہو پربھو کا سنگ

بھجن نمبر ۱۳۳

جاتی کو جیون دو بھگوان!

آشا کا انکر اُپجا دو پریت کا پی یوش پلا دو
سیوا کا ست مارگ سمجھا دو ساہس کا سوپان!
پریم ایکتا کا ور دو دو گیان اُجالا گھر گھر کر دو
کوٹ کوٹ ہردوں میں بھر دو سیوا بھمان سمان!
ودھواؤں کے سنکٹ ٹارو گئو کل کے کل کلیش نوارو
بل ہینوں میں بل سنچارو نربھے کرو ندان!
دلتوں کے ادھیکار دلا دو بچھڑوں کو پھر گلے ملا دو
بھٹکے ... گؤ ... اگ ... ان!

دیش بھگتی کی جیوتی جگادو دھرم دھام کا دوار دکھادو
کرم ویر بننا سکھلادو
کرو دیالت دان!
(یہ بھجن ۳۰ سال پہلے بہت مقبول تھا جب آریہ سماج کا ڈنکا بجتا تھا۔ اب بھی بچہ بچہ
کو یاد کرانا چاہیئے اور مل کر گانا چاہیئے)

بھجن نمبر ۱۳۴

نیرنگئی زمانہ

داغ اُبھرتے رہے زخم رِستے رہے
غم نصیبوں کے دِن یوں گذرتے رہے
وقت خود کام مرہم کا دیتا رہا
دِن گذرتے رہے زخم بھرتے رہے
جان دے دی مریضِ غمِ ہجر نے
اور سرکار بنتے سنورتے رہے
آنکھ شبنم کی آنسو بہاتی رہی
پھول صحن چمن میں نکھرتے رہے
جن کو جینا تھا مر کر بھی زندہ ہیں وہ
جن کو مرنا تھا بے وقت مرتے رہے
ہار طوفاں سے ہم نے نہ مانی کبھی
وہ ڈبوتا رہا ہم اُبھرتے رہے
کیف کہتے ہیں جس کو نہ حاصل ہوا
دِن گذرنے کو اپنے گذرتے رہے
ہم کو مر مر کے دُنیا میں جینا پڑا
پھر بھی سرشار جینے پہ مرتے رہے

بھجن نمبر ۱۳۵

ساماجک سنگٹھن

اِن آئے دِن کی خرابیوں سے سماج کو پاک صاف کر دیں

دلوں میں پھر درد قوم پھونکیں
سروں میں پھر دھرم پریم بھر دیں
ملا دیں بچھڑے ہوؤں کو پھر سے
نفاق کا بیج جڑھ سے کھو دیں
یہ موتی بکھرے رہیں گے کب تک
لڑی میں پھر ایک سا پرو دیں
یہ ساز نغمہ [illegible]
جو من کی تاروں کو ایک کر دیں

رشی کی جے گونجے دُنیا بھر میں رشی کے پیاروں کو ایک کردیں

بھجن نمبر ۱۳۶

بھگتی وہ کیا کریں گے سینما میں جانے والے فیشن پہ مرنے والے موجیں اُڑانے والے
ٹی ہوٹ پینے والے وسکی اُڑانے والے پائیں گے کیا جوانی ڈالڈا کے کھانے والے
بیم اور نیم پہ چل کرہی موکش مل سکیگی اُسکو نہ پا سکیں گے گنگا نہانے والے
پھر سے تیری ضرورت ہے ہند کو رشی ور ویدوں کا سچا مارگ ہم کو دکھانے والے
تھا ہند کا چمن یہ سرسبز لہلہاتا برباد کر گئے ہیں لنڈن کو جانے والے

کیسا ہے دور دُنیا وحشت ہی سُو بسو ہے
ہیں نام کے ہی سب انسان کہانے والے

بھجن نمبر ۱۳۷

اوم نام کی مہما

چوپائی

اونکار سروُتم ناما ارتھ گمبیر سشرون ابھی راما
اکشر ترے کا ہے سمودایا پاد ہوا بھیو جس نے دھیایا
ملے اکار۔ اوکار۔ مکارا بنا ناو نام اونکارا
رکھشا کرے سو اوم کہاوے شرن پڑے کی لاج بچاوے
دیا پک پربھو آکاش سمانا تاتے کھم یہ نام مہانا
اس کا سکل وشو پرشاسن سبھی اسی کی کرو اُپاسن
انیہ دیو کی اُچیت نہ پوُجا پربھو سمان کوئی دیو نہ دوجا
سب ناموں میں اوم پردھانا من میں کرو اوم کا دھیانا
چار وید جا کو نس گا دیں تپی تپیشور جا کو دھیا ویں
جا کو روپ سویم پرکاشا یوگی جاکی رکھتے آشا
درشن ہیت لگائیں سمادھی جاکے جانے مٹے اُپادھی
پرم پرُش تا کو تم جانو من مندر میں تاہی پہچانو

بھجن نمبر ۱۲۸

قومی ترانہ

اگر دل میں سوزِ نہانی نہیں ہے
کسی کام کی زندگانی نہیں ہے

اگر ولولہ قوم کا ہو نہ دل میں
جوانو تمہاری جوانی نہیں ہے

وہ جانباز پیدا ہوئے تھے وطن میں
کوئی جن کا دُنیا میں ثانی نہیں ہے

وہ نغمہ ہے کیا جو نہ گونجا وطن میں
کہ بھارت میں کیا نغمہ خانی نہیں ہے

ابھی تک ہے جو پیار ہندوستاں میں
وہ یورپ میں بھی نکتہ دانی نہیں ہے

وہی مُلک ہے میرا عالم سے بہتر
جہاں علم و فن کی گرانی نہیں ہے

بدل کر رہے گا مقدر وطن کا
ابھی سرفروشوں نے ٹھانی نہیں ہے

ہر اک چیز ہے آج ہندوستان میں
مگر قوم کی پاسبانی نہیں ہے

دکھا آفتاب اپنے جذبات قومی
قلم میں ترے کیا روانی نہیں ہے

بھجن نمبر ۱۳۰

آزمائشیں

اُٹھیں آندھیاں بن کے ہر سُو بلائیں
جفا کی اُمڈ آئیں کالی گھٹائیں

ہمیں روند ڈالیں وہ پامال کر دیں
وہ دیوار میں ہم کو زندہ چنائیں

حقیقت سے لاکھوں ہیں وہ لال ہم میں
تہِ تیغ جو اپنی گردن کٹائیں

سہے جائیں خاموش جو سختیوں کو
مُقابل میں آفات کے مسکرائیں

اُدھر مشقِ تیغ جفا ہو رہی ہو
اِدھر اُٹھ رہی ہوں زباں سے دعائیں

جنہیں ناز ہے اپنی بے داد پر ہی
وہ بیشک ہمارا جگر آزمائیں

بھجن نمبر ۱۴۰

آریوں کا آواہن

آواہن ہو رہا ہے اب آریہ آورن میں — کب تک پڑے رہو گے تم گھر کے پرانگن میں
گراہ رہا ہے مانو۔ مانو تا رو رہی ہے — انیمیش اشروؤں سے آنچل بھگو رہی ہے
آنکھیں لگی ہیں تم پر ساری وسندھرا کی — آشا ہیں ہو تمہیں تو ماتا وشمبھرا کی
وج ٹری ملے گی ویروں کے ویر ہو تم — دنیا تمہیں نمے گی دھیروں کے دھیر ہو تم
ویروں ہی کے لئے ہیں سو سب وسندھرا کے — دھیروں ہی کے لئے ہیں شبھ دھام سب دھرا کے
گاتے ہوئے اٹھو تم ویروں کی ویر گاتھا — گاتے ہوئے اٹھو تم شودوں کی شود گاتھا

چیتیں اٹھیں چلیں ہم جگ کے بنیں سنیتا
ہم پھر وردھیہ ہوں اب کھلو دشو کے پرنیتا

بھجن نمبر ۱۴۱

ہیں تو واسنگ کھیلوں گی پھاگ — جسکی جھولی سکل پھلواڑی
بن اُپ بن اور باغ! — آلی میں تو واسنگ ......
جس بھونگے کی ادبھت رچنا — تس سے لگن رہی لاگ
دیکھ کھلاڑی کے چرت منوہر — من اُدیجے انوراگ

آلی میں تو واسنگ ......

گگن مندر میں جیوتی جگاوت — چندر، سورج اور آگ
جن کے دوارے تارا گن ناچیں — اور وایو گاوت راگ

آلی میں تو واسنگ ......

جن کے دوارے انحد باجت — سو مہاراجن کے راج!
امیں چند ایسی کھیلے جو ہوری — سو تریا بڈ بھاگ!

آلی میں تو واسنگ ......

بھجن نمبر ۱۴۲

تیری کشن کشن آیُو گھٹت جات ۔ یہ جیون کوئی دِن کی بات ۔ تیری ...
تیس گھڑی میں دِن بیتت ہے ۔ تیس گھڑی میں ساری رات
منگل بُدھ گورُو شکر سوم شنی ۔ پھر پھر آوت ساتھ ساتھ ۔ تیری ..
تتھی تاریخ کے چکر میں آکر ۔ تُرت مہینہ بیت جات
گئی دیوالی، ہولی بھی ہولی ۔ بیت گئی شیو رات رات ۔ تیری ...
گھڑیاں پھرتے دیر نہ لاگی ۔ برسوں گذریں بات بات
کال کرال کی چال امیر چند ۔ کرتی ہے بجلی کو مات ۔ تیری ...

بھجن نمبر ۱۴۳

تیرے اندر وسدا تیرا یار ۔ اِک بار دیکھ لے جھاتی مار
نینہ اُٹھ ڈھونڈیں نگر گرائیں ۔ مندر مسجد تھائیں تھائیں
اندر وسدا دِل دا سائیں ۔ مُول نہ اُس نُوں کیتا پیار
تیرے اندر . . . .
جِس نے اندر ماری جھاتی ۔ اوس پریتم دی رمز پچھاتی
کِرے بہاراں او دِن راتیں ۔ تُوں کیوں بھلیا پھریں گنوار!
تیرے اندر . . . . . .
کھنہ جے پریتم نُوں لوڑیں ۔ باہر تھیں مُکھ اندر موڑیں
دسویں دوار سُرت نُوں جوڑیں ۔ تاں رج کے کر اُسدا دیدار
تیرے اندر وسدا تیرا یار!

بھجن نمبر ۱۴۴

یئں تمھو پنچھی اُڑنے والا ۔ پکڑو گے پنکھ جلادو گے یہ مت سمجھو
میں نول کلی پھول اُپ بن کی ۔ مسلو گے دھول ملادو گے یہ مت سمجھو
ہیں دُبلی پتلی دیپ شکھا ۔ مارو گے پھونک بجھادو گے یہ مت سمجھو

تم چور دکھاتے ہو روتی - میں رہ رہ پوچھ ہلا دوں گا یہ مت سمجھو
تم میرے جیتے جی میری بستی کو آگ لگا دو گے یہ مت سمجھو
کہ آگے مود کھوٹ گھنڈی - مجھ سے میرے شستر چھڑا دو گے یہ مت سمجھو
میں مدھوے مادک مدورا ہوں جب چاہو جام چڑھاؤ گے یہ مت سمجھو
میں وشنو گپت گرہ بل روش یہ کھلی شکھا تب باندھوں گا۔ جب ننّد کا ونش مٹا دوں گا
میں مانو ہوں دانتا کو ٹیگ سے بھولی مانو تا کا پھر سے پاٹھ پڑھا دوں گا

بھجن نمبر ۱۴۵

بندے ماترم کا اردو ترجمہ

محسن ہے مہرباں ہے، سارے جہاں کی جاں ہے
میٹھا ہے اسکا پانی۔ شیریں ہیں پھل یہاں کے
راتوں کو چاندنی ہے۔ خوشبو ہیں گل سنگھاتے
بھولی ہے مسکراہٹ آواز پیاری پیاری
تیرے کروڑوں بیٹے سب آن بان والے
بازو ہیں تیری طاقت - تیری کمر میں ہمت

آؤ جھکائیں سر کو بھارت ہماری ماں ہے
کھیتی ہری بھری ہے۔ پودے ہیں لہلہاتے
آ تنش جگر کی جنگل صندل کے ہیں بجھاتے
راحت ہیں اس سے پاتے اپنی مراد لاتے
ہاتھوں میں تیغ جن کے تیر و کمان والے
تیرے ہے زیر فرماں سب آن بان والے

ہووے فرار دشمن تجھ کو جو دیکھ پاوے
کہتے ہیں تجھ کو بے بس کیوں کر جہان والے؟

بھجن نمبر ۱۴۶

گھڑن لگیاں رب نے اک پتلا۔ کاری گری دی حد مکا دتی
لائیاں اکھیاں سورج جوں کڈھ جیوتی۔ کھوج بھری وچ نگاہ ٹکا دتی
جیبھا ادم نہی وید دا کنٹھ لایا۔ سرتی گیان نے یوگ دی پا دتی
دل دود دا بہہ یم ہی پا دھڑکن۔ سودھم گتی دی ناڑ تڑپا دتی
گیا دیکھ بھگوان اس مورتی تے۔ منھا ڈھلکدا مٹھی انگور جند اسدا

ایرم پار ورکت تے اننت شکتی
دے کے نام دھریا دیانند اُسدا

بھجن نمبر ۱۴۷

شبد ناواں محل (نوویں گورو شری گورو تیغ بہادر جی)

رام کلی محلہ ۹

پرانی نارائن سُدھ لیہہ ۱
چھن چھن اودھ گھٹے بِنس بانسُر بِرتھا جات ہے دیہہ "۱" رہاؤ "
ترپاپو بِکھین سیؤ کھویو بال پن اگیانا
بِردھ بھیو اجھو نہیں سمجھے کون کُمتِ اُرجھانا "۱"
مانس جنم دِیو جِہہ ٹھاکر سوتیں کیوں بِسرائیو ۱
مُکت ہوت نرجاکے سِمرے نمکھ نہ تاکو گائیو "۲"
مایا کو مدکہا کرت ہے سنگ نہ کاہو جائی
نانک کہت چیت چنتا من ہوئے ہے انت سہائی "۳" "۳"

بھجن نمبر ۱۴۸

آئی جانے کی تیری گھڑی ہے
انتم گھڑی تیرے سنمکھ کھڑی ہے
کچھ تو شبھ کرم ایسے کمالے
جیون اپنا تو سُندر بنا لے!
ساتھ جائے جو نیکی کری ہے
آئی جانے کی تیری گھڑی ہے
ستیہ بولو ست ہی وِچار دو
جھوٹ سے آتما نہ بگاڑ دو!
کرنی سب سے یہ ہی کھری ہے
آئی جانے کی تیری گھڑی ہے
سیوا پِترون کی کرلو تن سے
سہائتا کرلو غریبوں کی دھن سے
شوبھا اس میں ہی تیری بڑی ہے
آئی جانے کی . . . .
برہم یگیہ پرانہ نیت کرنا
بعد میں دیو یگیہ بھی کرنا!
ایسے گذرے جو اچھی گھڑی ہے
آئی جانے کی . . . .

دیکھ بگڑا ہے کیسا زمانہ
سب کو اپنی ہی اپنی پڑی ہے
تاں تے ہے نہ دیس تیاگو
سونے والے کی قسمت سڑی ہے
گنڈا ارام گند سب کھولے
دُور کر دو جو مل اڑی ہے

پر مارتھ چھوڑ سوارتھ پہچانا!
آئی جانے کی . . . . . .
جیون تھوڑا ہے جاگو جاگو!
آئی جانے کی تیری گھڑی ہے
اپنے آتما کو خُوب دھولے!
آئی جانے کی تیری گھڑی ہے

بھجن نمبر ۱۴۹

ایشور دیا تمہاری ہم دینوں پہ سدا ہو
تم ٹیک ہو ہماری اِک تم ہی آسرا ہو
پر کاش رُوپ تم ہو پرکاش ہم کو دیجو
دُکھیان کا ہمارے ہر دوں میں چاننا ہو
پراکرم سے آپ پُورن۔ پراکرم ہمیں بھی دیجو
سوامی اننت بل کے بل ہم کو بھی عطا ہو
دُشٹوں کے دنڈ داتا ایسا نہ ڈر بنا دو
اُن پہ کرودھ کرتے ہم کو نہ بھے ذرا ہو
ہے سب کی سہنے والے دوا ایسی سہن شکتی
ست دھرم کے مقابل مت دھیان کشٹ کا ہو
ہے شانتی کے ساگر کرو شانتی کی ورشا
سُکھ اُور شانتی سے بھارت کا گھر بھرا ہو
انکوُل وید کے ہی ہو چال ڈھال سب کی
رونق کرے کرائے جگدیش تم جو چاہو

بھجن نمبر ۱۵۰

من رے دھیرج کیوں نہ دھرے
شُبھ اشبھ جو کرم پُوربلے۔ رتی گھٹے نہ بڑھے
ہونہار ہوئے ہُنہ سوئی۔ چنتا کاہے کرے
پشُو پکشی نہ کیٹ پتنگا۔ سب کی چنتا کرے
گربھ واس میں خبر لیت جو۔ باہر کیوں بسرے
سادھو سنگ کرو میرے بھائی۔ کوٹی ویادھی ہرے
کہت کبیر سُنو بھائی سادھو۔ سہج میں جیو ترے

ہری نام بِج دُسر دھیاوے - کارج اِک نہ سرے

بھجن نمبر ۱۵۱

دھنیہ تیری کاریگری کرتار!

جب نرا کار اور نہ وکار - ساکار بنا دیا جگ کیسے
جاگرت سوپن سشپتی تُریا رچا مُکتی کا مگ کیسے
کیا وستو تھی جس سے دیہہ رچی - پھر بنا دئی رگ رگ کیسے
سب دھار رہا - رم سب میں رہا - پھر سب سے رہا الگ کیسے
جب اپانی یا دو یونو گرہیتا - کوئی پکڑے پگ کیسے
جب کاشی کعبے میں پتہ نہیں - پھر پتا بتا لگتا کیسے
بنا پرتھوی سورج نبھ تارے - کیس ودھ رہا تو دھار

دھنیہ تیری کاریگری کرتار!

کردے سورج سے چمکتے پدارتھ - ایسی چمک نرالی کہیں نہیں
برسے تو بھردے جل جنگل - آکاش میں ساگر کہیں نہیں
اِس تن کا چولا سیو دیا - سوئی دھاگا ہاتھ میں کہیں نہیں
پتے پتے کی کترن نیاری تیرے ہاتھ میں کترنی کہیں نہیں
دے بھوجن کیڑی کنجر کو - تیرے چڑھے بھنڈار کہیں نہیں
وہ بھاؤ کیہ برتاؤ کرے - ملے دو اور رعایت کہیں نہیں
دن رات بنائے میں فرق پڑے نہ - تیری لگی کچہری کہیں نہیں
اکھنڈ جیوتی اپار لیلا کہوں نہ پاویں تیرا پار!

دھنیہ تیری کاریگری کرتار!

بھجن نمبر ۱۵۲

دھنیہ ہے تجھ کو اے رِشی تو نے ہمیں بچا دیا
سوسو کے لُٹ رہے تھے ہم - تو نے ہمیں جگا دیا

اندھوں کو آنکھیں مِل گئیں۔ مُردوں میں جان آگئی
جادُو ساکیا چلا دیا۔ امرت سا کیا پلا دیا
تجھ میں کچھ ایسی بات تھی۔ سوامی کہ تیری بات پر
کتنے شہید ہوگئے۔ کِتنوں نے سر کٹا دیا
اپنے لہُو سے لیکھرام تیری کہانی لِکھ گیا!
تُو نے ہی لالہ لاجپت شیربَبر بنا دیا
شردھا سے شردھانند نے سینے پہ کھائی گولیاں
ہنس ہنس کے ہنسراج نے تن من دھن لُٹا دیا
تیرے دیوانے جس گھڑی دکھشن دِشا کو چل دیئے
حیرت میں لوگ آگئے۔ دُنیا کا دِل ہلا دیا
دھنیہ ہے تجھکو اے رشی.....

بھجن نمبر ۱۵۳

اِک ایسا دیش بسائیں
جہاں پریم کی بسے سُرسری۔ آنند کی ہو گھٹ ہیں
سُکھ سمپتی کی ورشا ہووت۔ تیاگ کی چلیں ہوائیں
گھر گھر میں ہوں ہون سُگندھی۔ ویدوں کی ہوں رچائیں
آنگن آنگن بالک کھیلیں۔ گھر گھر میں ہوں گائیں
پرسپر سارے مِل کر بیٹھیں۔ ایرشا دویش گنوائیں
وید امرت کو پی کر وچریں۔ کلپ ورکش کی چھائیں
ہو یہ دیش سورگ کے سدرش جسکو سب دیکھن آئیں
اِک ایسا دیش لیسائیں

بھجن نمبر ۱۵۴

ہے ناتھ! سب سُکھی ہوں کوئی نہ ہو دُکھادی
سب ہوں نروگ بھگون۔ دھن دھانیہ کے بھنڈاری
سب بھدر بھاو دیکھیں۔ سنمارگ کے پتھی ہوں
دُکھیا نہ کوئی ہووے سرشٹی میں پران دھاری

بھجن نمبر ۱۵۵

میرا دیش

دکھن لالیاں تے اُچے رہن تتھے
دلاں وچ نہ کیسے تھیں بجھے ہووے
جتھے گیاں سانجھا تے دھیان سانجھا
سانجھی ساریاں دی ہراک شے ہووے
جات پات دے جتھے نہ ہون جھگڑے
سب نوں ساریاں دے بھلے دی لے ہووے
جھن جھن اون اُپدیش سچائی وچوں
ہُندی سچ دی ہی گھر گھر جے ہووے

کم کرن دی لئی باہیں زور ہووے
کالے مُنہ ہوون تھاں تھاں آلساں دے
پریشرم وویک دماغ جتھے
اُلجھن وچ نہ دعویاں نالشاں دے

جتھے ترک دی اُجل ہے گنگا
لے جائے روڑھ کے گندیاں دُڈھیاں نوں
ہمت جتھوں دے دیش سُدھارکاں دی
دیسوں کڈھ دیوے رسماں کوڑیاں نوں
آگو جتھوں دے رہن چمکارا پاوندے
مایا موہنیاں تے جالاں چوہڑیاں نوں
کڑیاں گبھرو جتھوں دے انکھ والے
اُلٹ دین برائی دی پھوڑیاں نوں

رہن سہن سانجھا۔ اُٹھن بہن سانجھا
دھرم کرم بھاشا اکو بھیس ہووے
کرتی پھیر ہی مزا ہے جین دا
بھاگی بھریا اجیہا میرا دیش ہووے

بھجن نمبر ۱۵۶

کہوں کیا دیانند کیا بن کے آیا

رشی کے معتقد نے پلٹ جو کھایا ✱ مہادیو کا بھی مہادیو پایا
کبھی ظالموں کو نہ خاطر میں لایا ✱ کبھی سر نہ تیغوں کے آگے جھکایا
نڈر قوم کا پیشوا بن کے آیا
کہوں کیا دیانند کیا بن کے آیا

نہ کچھ پوچھئے عہدِ رفتہ کی حالت ✱ سروں پہ برستے تھے تیرِ مصیبت
پھنسا تھا جہالت کے چکر میں بھارت ✱ بڑھایا تھا سوامی نے جب گام ہمت
اندھیرے میں روشن دیا بن کے آیا
کہوں کیا دیانند کیا بن کے آیا

اچھوت اور بیواؤں کے شن کے نالے ✱ چلا کرتے تھے قلب پر غم کے بھالے
مگر پھر بھی خاموش تھے ہندو والے ✱ زبانوں پہ ڈالے ہوئے اپنی تالے
وہ زخموں کی دل کے دوا بن کے آیا
کہوں کیا دیانند کیا بن کے آیا

مزاروں پہ چلاتے تھے دولت لٹانے ✱ پرینتوں کے وردِ زباں تھے فسانے
چلے بھولے بھالے جو گنگا نہانے ✱ لگے پاپ کا میل دھونے دھلانے
بھنور میں تھے ہم ناخدا بن کے آیا
کہوں کیا دیانند کیا بن کے آیا

اٹھایا رشی پر جو ظالم نے خنجر ✱ مجرد تھا طاقت کے دکھلا کے جوہر
دیں کر دیے ٹکڑے خنجر پکڑ کر ✱ ہوا دم بخود دیکھ کر یہ ستمگر
حریفوں کے سر پر قضا بن کے آیا
کہوں کیا دیانند کیا بن کے آیا

مٹے بھگت سوامی کے جاتی پہ اکثر ✱ چھری اور پستول سینوں میں کھا کر گیا

فنا ہو گئے قوم ہنس ہنس کے تجھ پر مگر تیرا چمکا دیا ہے مقدر

وہ گمراہوں کا رہنما بن کے آیا

کہوں کیا دیانند کیا بن کے آیا

پلائے جنہیں اس نے امرت کے ساغر انہوں نے دئے زہر کے جام بھر بھر

یہ دیتے ہیں احسان کا پھل ستمگر کہ محسن کو ڈس لیتے ہیں سانپ بن کر

کرم ویر اور سورما بن کے آیا

کہوں کیا دیانند کیا بن کے آیا

اُسے آہ قاتل نے جب وِش پلایا ذرا شکوہ سوامی کے لب پر نہ آیا

وہ جذبہ محبت کا سینے میں پایا مرا خود مگر سنگدل کو بچایا

دیا دھرم کا دیوتا بن کے آیا

کہوں کیا دیانند کیا بن کے آیا

یہاں آفتاب اُس نے ہلچل مچا دی لطالت کی بنیاد طاقت سے ڈھا دی

دھرم اور صداقت کی قوت دکھا دی دلوں میں محبت کی آتش لگا دی

وہ اک گوہر بے بہا بن کے آیا

کہوں کیا دیانند کیا بن کے آیا

بھجن نمبر ۱۵۷

جگ میں کیا کھو جا کیا پایا

ہاتھ بڑھایا پتی لتا کو کنٹک نے ڈس کھایا ۔ جگ میں ......

سندر کومل گھات دیکھ کر ۔ پھولا نہیں سمایا

جب دیا دھی کا دیگ بڑھا جوں ۔ بہ گئی سُندر کایا ۔ جگ میں .....

سکھ کے سپنے رین کو دیکھے ۔ جاگے کشٹ اٹھایا

مرگ مریچکا سم ہم بھاگے ۔ مایا نے بھرمایا ۔ جگ میں .....

سکھ کی کھوج اڑے دالوں ۔ گگن پر گرہ بنایا

ٹوٹے پنکھ گرے پر کھٹری پر۔ ملی نہ سُکھ کی چھایا۔ جگ میں . . . . .
چنچل من مورکھ نہیں مانے۔ بہت بار سمجھایا
اِس اسار سنسار میں رہ کر۔ کہو کس نے سُکھ پایا۔
جگ میں کیا کھو جا کیا پایا

شرر

بھجن نمبر ۱۵۸

بکھری ہوئی جاتی ہے اِسے ایک بنا دے — اِسے ایک بنا دے - ملنا تو سکھا دے
دھن دھان یہاں اِتنا کہ سونے کو اُچھالیں — بلوان یہاں اتنے - کہ شیروں کو پچھاڑیں
پر آپ یشواجی سا کوئی بن کے دکھا دے — بکھری ہوئی جاتی ہے اسے ایک بنا دے
دنیا میں کبھی ہم نے اِک نام تھا پایا — دگیان میں کویتا میں جگت نیچا دکھایا
تلسی اور ٹیگور کا پھر گان سنا دے — بکھری ہوئی جاتی ہے . . . . .
ہیں ٹاٹ کے وستر ہی بھلے جو کہ سِلے ہوں — ریشم بھی وہ کس کام جو دھاگے نہ ملے ہوں
ہے پریم میں گُن پھوٹ جو حیوان بنا دے — بکھری ہوئی جاتی ہے . . . . .
اِس پھوٹ نے گنواں سے نرگن ہے بنایا — سب شان مٹا کے ہمیں مٹی میں ملایا
اب ناتھ پکڑ کر تو اِک روپ بنا دے — بکھری ہوئی . . . . . (پرن ناتھ شرما)

بھجن نمبر ۱۵۹

سچا تو کرتا رہے۔ سب کا پالن ہار رہے
تیرا سب کو آسرا۔ سکھوں کا بھنڈار رہے

۱۔ ندیاں نالے پربت سارے۔ تیری یاد دلاتے ہیں۔ تیری یاد ـــــ
رشی منی اور یوگی سارے۔ تیرے ہی گُن گاتے ہیں۔ تیرے ہی ـــــ
سچا تو کرتا رہے۔ سب کا پالن ہار رہے

۲۔ بادل گرجے بجلی چمکے چھم چھم ورشا آتی ہے۔ چھم چھم . . . . .
میٹھی بانی کوئل بولے۔ یہ ہی راگ سناتی ہے۔ یہ ہی . . . . .

سچا تو کرتا رہے۔ سب کا پالن ہار رہے

۳۔ رستہ شُدھ آتما ہوگی اُس کی۔ اوم نام جو دھیائے گا۔ اوم نام ....

جیون سپھل کریگا اپنا۔ انت نہیں پچھتائے گا۔ انت نہیں ....

سچا تو کرتا ہے۔ سب کا پالن ہار ہے

۴۔ رستہ چیت آنند پربھو کو۔ ویدوں نے بتلایا ہے۔ ویدوں نے ....

انت نہیں نندلال نے پایا۔ ادبھت تیری مایا ہے ادبھت ....

سچا تو کرتا ہے۔ سب کا پالن ہار ہے

بھجن نمبر ۱۶۰

دیش کے بہادر ویر بڑھے چلو بڑھے چلو

بن جہاں آریہ ویر
بن جہاں تیاگ ویر

بن جہاں کرم ویر
بن جہاں شور ویر

کشٹ دیش کے ہرو۔ بڑھے چلو ....

سامنے کھڑا پہاڑ
اور بن وکٹ اُجاڑ

سنگھ بھی رہا دہاڑ
مُنہ کھڑی ہے موت پھاڑ

پیچھے پیر مت دھرو۔ بڑھے چلو بڑھے چلو

مٹتی ہوئی جوانیاں
جلتی ہوئی زندگانیاں

اتیت کی کہانیاں
بجھی ہوئی نشانیاں

کہہ رہی ہیں نڈرو۔ بڑھے چلو بڑھے چلو

گھر رہی ہیں بدلیاں
گِر رہی ہیں بجلیاں

اُٹھ رہی ہیں آندھیاں
چل رہی ہیں گولیاں

کِنتو تم نہیں ڈرو۔ بڑھے چلو بڑھے چلو

سوابھیمان کو جگا
جیونوں کو جگمگا

بھیروتا دبکے بھگا
دھیہ سے کبھی نہ ڈگمگا

اپنی آن پر مرو۔ بڑھے چلو بڑھے چلو

مطبوعہ
نظامی پریس بدایوں
پرنٹر و پبلشر
محمد احیاء الدین نظامی ایف۔ آر۔ ایس۔ اے (لندن)
بدایوں
یو۔ پی